بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم وعلىٰ عبده المسيح الموعودؑ

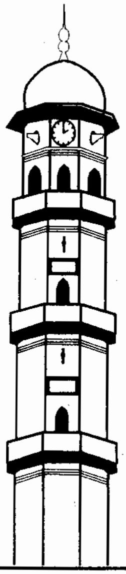

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

MONTHLY MISHKAT QADIAN

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد۲۰ نبوت ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمطابق نومبر شمارہ۱۱

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 100روپے
بیرون ملک: 30امریکن $
یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10روپے

نگران: محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری

مینیجر: طاہر احمد چیمہ
پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے
کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، صمد احمد غوری، شاہد احمد ندیم، طاہر احمد امینی
دفتری امور: طاہر احمد چیمہ
مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

اداریہ	2	روزوں کے مسائل	22
فی رحاب تفسیر القرآن	3	اے وقت ذرا رک جا!	26
کلام الامام	5	انتخاب زوجین کے بارے میں ہدایات	28
''رفیقو چلو قادیان'' (نظم)	6	حجر اسود اور معجزہ شق القمر کی حقیقت	29
M.T.A سے استفادہ (۳)	7	تقویم ہجری شمسی کا اجراء: (۱۱)	35
بزم مشکوٰۃ	9	مسکراہٹیں، اخبار، معلومات	39
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے.....	13	پچھتاوا (نظم)	43
رمضان: اصلاح نفس کا بہترین موقعہ	16	تبصرہ کتاب، اعلانات، ذکر خیر	47

{Cover designed by Al Fazl Computer centre .Qadian}

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

اداریہ

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!

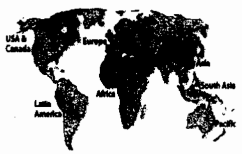

قادیان کی مقدس سرزمین ایک بار پھر عشاق دین مصطفیٰ ﷺ کے ہجوم سے معمور ہے۔ مختلف قوموں اور مذہبوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے فضاء روحانیت میں بلند پروازی کی طاقت رکھنے والے طیور ابراہیمی کا اس جگہ جمع ہونا امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ندائے سماوی کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ جیسا کہ حضور کا الہام ہے:

"یأتیک من کُلّ فجٍ عمیقٍ و یأتُون مِن کُلّ فجٍ عمیقٍ"

اور حضور کی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ میں یہ عربی اشعار درج ہیں:

فقال سیأتیک الاناس و نصرتی
ومن کل فج یأتین و تنصر
تری نصر ربی کیف یأتی و یظهر
و یسعیٰ الینا کل من ھو یبصر

پس اس نے (خدا نے) کہا کہ لوگ تیری طرف آئیں گے اور میری مدد بھی تجھے پہنچے گی۔ اور ہر ایک راہ سے لوگ تیری طرف آئیں گے اور تو مدد دیا جائے گا۔ پھر لوگوں کو مخاطب ہو کر آپ فرماتے ہیں: "میرے خدا کی مدد کو تو دیکھتا ہے کہ کیوں کر آ رہی ہے اور ظاہر ہو رہی ہے اور ہر ایک جو آنکھیں رکھتا ہے ہماری طرف دوڑتا چلا آ رہا ہے۔ (براہین احمدیہ)

قارئین کرام! یہ خدائی بشارات اُس زمانہ کی ہیں جبکہ آپ پردہ گمنامی میں مستور تھے۔ کوئی نہیں جانتا تھا آپ کو اور نہ ہی قادیان کی بستی سے کوئی واقف! جیسا کہ خود آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

یہ پرشوکت نوید آسمانی ہر سال نئے رنگ میں نئی شان کے ساتھ پورا ہوتے ہوئے اکناف عالم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ عددی لحاظ سے بھی اور ظاہری شان و شوکت اور انتظامات کی بہتری کے لحاظ سے بھی ترقی پذیر ہے۔ ترقیات کی نئی منازل طئے کرتا چلا جا رہا ہے۔ یہاں تک کے بعض ممالک کے حکومت کے افسران بھی جلسہ سالانہ کے حسن انتظامات سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

اگر چہ جلسہ سالانہ کی بنیاد قادیان کی مقدس بستی میں 1891ء میں رکھی گئی تھی لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی اور وسعت کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کا نظام بھی پھیلتا اور بڑھتا جا رہا ہے اور آج ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں اس مرکزی جلسہ کے تابع جلسے منعقد ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ "قومیں اس کے لئے تیار کی ہیں" دور دراز علاقوں سے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد اس میں شریک ہوتے ہیں۔ صرف 75 افراد کی شرکت سے جس جلسہ کا آغاز ہوا تھا وہ آج لاکھوں کروڑوں کا جلسہ بن چکا ہے۔ اب تو ماشاء اللہ M.T.A. کی عالمی نشریات کے ذریعہ ہفت اقلیم کے باشندے

(باقی صفحہ 44 پر)

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقْ (العلق)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے مأخوذ

قسط 8

فی رحاب تفسیر القرآن

اُردو بائبل میں تو ''سراپا عشق انگیز'' کے الفاظ آتے ہیں مگر عبرانی بائبل میں یہاں لفظ ''محمدیم'' لکھا ہوا ہے یعنی محمدؐ۔ کئی مترجموں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر پردہ ڈالنے کے لئے اُس کا ترجمہ ''عشق انگیز'' کر دیا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص کہے محمدؐ نے یوں کہا تو اس کا ذکر ان الفاظ میں کر دیا جائے کہ ایک صاحبِ تعریف آدمی نے یوں کہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نام پر پردہ ڈالنے اور دوسرے کو دھوکہ دینے والی بات ہوگی۔ اسی طرح عیسائیوں نے بھی بائبل کا اُردو میں ترجمہ کرتے ہوئے ''محمدیم'' کا ترجمہ ''عشق انگیز'' کر دیا حالانکہ عبرانی بائبلیں دنیا میں اب تک موجود ہیں اور ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ وہاں ''محمد یم'' لکھا ہوا ہے یعنی وہ محمدؐ ہے۔ (اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد کے بعد یم کے حروف بھی ہیں جو جمع کے لئے آئے ہیں مگر ساری عبارت سے ظاہر ہے کہ یہاں ایک شخص کا ذکر ہے پس جمع کا صیغہ ادب اور احترام کے اظہار کے لئے استعمال کیا گیا ہے نہ کہ یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ کسی جماعت کی خبر دی جارہی ہے) پھر اُس کی علامت حضرت داؤدؑ نے یہ بھی بتائی ہے کہ ''دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہوتا ہے۔'' (غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰) یہ وہی علامت ہے جس کا موسیٰ کی پیشگوئی میں ذکر آتا ہے اور جو فتح مکہ کے وقت پوری ہوئی۔

غرض حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ تک ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ تمام انبیاء یہی کہتے چلے آئے ہیں کہ ایک اور نبی ابھی آنیوالا ہے جو کامل شریعت اپنے ساتھ لائے گا اور جو تمام نبیوں کا محبوب اور پیارا ہوگا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد جو انبیاء آئے اُن میں سے ایک بڑے نبی حضرت یسعیاہ ہیں۔ بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ یسعیاہ نبی کو بہت بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یسعیاہ نبی پیدائش انسانی کا آخری نقطہ تھے؟ اور کیا ان کے آنے سے وہ مقصد پورا ہوگیا جو اللہ تعالیٰ کے پیشِ نظر تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں:۔

''اور ایک نام جو بیٹوں اور بیٹیوں کے نام سے بہتر ہے بخشوں گا۔ میں ہر ایک کو ابدی نام دوں گا جو مٹایا نہ جائے گا اور بیگانے کی اولاد جنہوں نے اپنے تئیں خداوند سے پیوستہ کیا ہے کہ اُس کی بندگی کریں اور خداوند کے نام کو عزیز رکھیں اور اُس کے بندے ہوویں۔ وہ سب جو سبت کو حفظ کر کے اُسے ناپاک نہ کریں اور میرے عہد کو لئے رہیں میں اُن کو بھی اس مقدس پہاڑ پر لاؤں گا اور اپنی عبادت گاہ میں انہیں شادمان کروں گا۔''

(یسعیاہ باب ۵۶ آیت ۵ تا ۷)

یسعیاہ نبی پیشگوئی کرتے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الٰہی قوم کو ایک نیا نام دیا جائے گا اور وہ اتنا پیارا ہوگا کہ

لوگ اُسے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سے بھی زیادہ پسند کریں گے۔ یہ تو پسند کرلیں گے کہ ان کا بیٹا مر جائے یا انکی بیٹی مر جائے مگر وہ اس نام کو چھوڑنا پسند نہیں کریں گے۔ یہ اسلام کا نام ہے جو مسلمانوں کو عطا کیا گیا اور جس کے متعلق یسعیاہ نبی یہ خبر دے رہے ہیں کہ وہ نام اتنا پیارا ہوگا کہ لوگ اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کو چھوڑنا اور اُنکا اپنی آنکھوں کے سامنے مارا جانا گوارا کرلیں گے مگر یہ برداشت نہیں کریں گے کہ اسلام چھوٹ جائے اور یہ پیارا نام اُن کے ساتھ نہ رہے۔

پھر یہ کہ وہ مذہب ایسا ہوگا جس میں غیر قومیں بھی شامل ہوں گی اور "اپنے تئیں خداوند سے پیوستہ" کریں گی۔ یہ وہی بات ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی بتائی گئی تھی کہ زمین کی ساری قومیں تیری نسل سے برکت پائیں گی۔ یسعیاہ نبی بھی یہی کہتے ہیں کہ غیر قومیں اُس مذہب میں داخل ہوں گی اور خدا تعالیٰ سے محبت کا تعلق پیدا کرکے اُس کا قُرب حاصل کریں گی۔

پھر فرمایا کہ وہ لوگ سبت کی بے حُرمتی نہ کریں گے۔ اسی طرح فرمایا: "میں اُن کو بھی اس مقدس پہاڑ پر لاؤں گا اور اپنی عبادت گاہ میں اُنہیں شادمان کروں گا۔" یعنی وہ لوگ اس ملک پر آکر قابض ہوجائیں گے۔

یسعیاہ نبی کی اس پیشگوئی پر اگر غور کیا جائے تو اس میں پانچ باتیں نظر آتی ہیں:

اوّل۔ اُن کو ایک نیا نام ملے گا

دوم۔ وہ نام ابدی ہوگا جو کبھی مٹایا نہیں جائے گا۔

سوم۔ غیر اقوام کے لوگ بھی اُن کے مذہب میں شامل ہوں گے۔

چہارم۔ وہ سبت کی حفاظت کریں گے۔

پنجم۔ اُن کی بھی بنی اسرائیل کے علاقہ میں لاکر قابض کردیا جائے گا۔

یہ پانچ چیزیں جس مذہب میں پائی جائیں گی وہی اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا جاسکے گا۔ یسعیاہ کے بعد بنی اسرائیل میں سب سے بڑے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام گذرے ہیں مگر سوائے فلسطین پر قابض ہونے کے اور کوئی بات بھی اُن کے ذریعہ پوری نہیں ہوئی۔ مثلاً یسعیاہ نبی کو یہ بتایا گیا تھا کہ میں اُن کو ایک نیا نام بخشوں گا جو بیٹوں اور بیٹیوں کے نام سے بہتر ہوگا۔ یہ نام صرف مسلمانوں کو ملا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (الحج ۱۰ع۱۷)

کہ پرانے زمانہ سے تمہارا نام مسلم رکھا گیا ہے لیکن عیسائیوں کا کوئی نام ہی نہیں وُہ کبھی نصاریٰ کہلاتے ہیں کبھی مسیحی اور کبھی عیسائی یعنی عیسیٰ کی طرف نسبت پانے والے۔ انگریز اپنے آپ کو کرسچنز کہتے ہیں مگر یہ بھی کوئی نام نہیں۔ بلکہ اس کے معنے صرف مسیح کی طرف منسوب ہونے والوں کے ہیں غرض عیسائیوں کا کوئی نام ہی نہیں۔ پہلے زمانہ میں وہ کچھ کہلاتے تھے پھر کچھ اور کہلانے لگ گئے اور اسی طرح اُن کے نام میں بھی تبدیلی ہوتی چلی گئی۔ وُہ قوم جس کا ایک نام رکھا گیا ہے اور جس کا نام کسی انسان نے نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے وہ صرف مسلمان ہیں اور اسی نام کے متعلق یسعیاہ نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ

"ایک نام جو بیٹوں اور بیٹیوں کے نام سے بہتر ہے بخشوں گا۔"

اگر عیسائی اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں تو کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ اُن کا عیسائی نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھا گیا ہے اگر وہ ایسا دعویٰ کریں تو یہ بالکل بے بنیاد ہوگا کیونکہ بائبل سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کا نام عیسائی رکھا ہے۔"

(جاری)

انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے

کلام الامام

''غرض مدعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتو اس پر نہیں پڑ سکتا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اُسے انقطاع ہو جاتا ہے ۔اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام صلوٰۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور ایک چمک چھوڑ جاتی ہے۔ جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار خس سے جو اس کی راہ میں ہوتے ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (العنکبوت :٤٦) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیوں کہ اس کے ہاتھ میں نہیں اس کے شمعدان دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلل کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اسے آ کیونکر سکتا ہے اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض اسے ایسی لذت اور ایسا سرور حاصل ہوتا ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیونکر بیان کروں۔

پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مؤمنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے۔ کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ وہ سچے طور پر حقیقی مؤمن اور سچا مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون تک کو اسی انجن کے طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے؟''

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۹-۱۱)

رفیقو! چلو قادیاں دیکھ آئیں

(جناب عبد السلام اختر ایم۔اے۔ پرنسپل گھٹیالیاں کالج ضلع سیالکوٹ)

رفیقو! چلو قادیاں دیکھ آئیں
حریم دل و روح وجاں دیکھ آئیں

جہاں سے چلے مدّتیں ہوگئیں
وہ باغِ عدن وہ جناں دیکھ آئیں

مقامِ حبیبِ جہاں کی لگن ہیں
مقامِ حبیبِ جہاں دیکھ آئیں

ہے جس مجلسِ دوستاں کا تصور
وہی مجلس دوستاں دیکھ آئیں

نگاہوں پہ جو چھا رہا ہے ابھی تک
وہ سایہء ابرِ رواں دیکھ آئیں

جہاں کو ہے دارالاماں کی ضرورت
چلو چل کے دارالاماں دیکھ آئیں

تقاضائے دَور جہاں کو تو سمجھیں
تمنّائے دورِ جہاں دیکھ آئیں

اٹھو اٹھ کے پائیں نئی زندگی کو
زمیں پر نیا آسماں دیکھ آئیں

رواں ہے خموشی سے جو سوئے منزل
کبھی جا کے وہ کارواں دیکھ آئیں

جہاں زندگی پرورش پا کے نکلی
اٹھو! وہ قدیم آشناں دیکھ آئیں

دل و جاں کی تشنہ لبی کو بجھا لیں
محبت کی جوئے رواں دیکھ آئیں

نہ پائیں گے صبر ورضا۔آپ بے شک
بجز قادیاں کُل جہاں دیکھ آئیں

(الفرقان درویشان نمبر)

M.T.A. سے استفادہ (3)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان و دیگر پروگراموں سے کما حقہ استفادہ آسان بنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جسکے تحت مکرم شیراز احمد صاحب قائد علاقائی تامل ناڈو کی قیادت میں ایک ٹیم مسلسل کام کر رہی ہے۔ اور یہ ٹیم M.T.A. پر نشر ہونے والے حضور انور کے پروگرام کا خلاصہ تیار کرتی ہے۔ حتی الوسع حضور انور کے ہی مبارک الفاظ میں یہ خلاصہ تیار کیا جاتا ہے۔ اور یہاں قادیان میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کی راہنمائی میں ایک ٹیم اس کے تراجم اور ترتیب میں کام کر رہی ہے۔ مکرم خورشید احمد صاحب خادم اور مکرم تسنیم احمد صاحب فرخ اس کمیٹی کے ممبران ہیں۔ یہ سب دوست قارئین کی دعاوں کے مستحق ہیں جن کی کاوش سے مشکوٰۃ کو علوم و معارف قرآن پر مشتمل یہ مائدہ قارئین تک پہنچانے کی سعادت مل رہی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

﴿لجنہ سے ملاقات ریکارڈنگ 12 مارچ 2000ء﴾

سوال: قرآن مجید میں تمام الہامی کتابوں کے نام کیوں بیان نہیں کئے گئے ہیں۔

جواب: اگر تمام نبیوں کی کتابوں کو قرآن مجید میں بیان کیا جاتا تو قرآن مجید ایک لائبریری بن جاتا۔ قرآن مجید نے گزشتہ تمام صحیفوں کی دائمی تعلیم کو اکٹھا کیا ہے اور یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے۔ اس لئے گزشتہ صحیفوں کا نام بیان کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

﴿مجلس عرفان ریکارڈنگ 7-4-2000﴾

سوال: کچھ لوگ جو مرنے کے قریب ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ اپنے فوت شدہ رشتہ داروں کو دیکھ رہے ہیں؟

جواب: جو لوگ ایسا کہتے ہیں یہ انکا ایک نفسیاتی عمل ہے۔ وہ اس وقت اپنے فوت شدہ رشتہ داروں کو یاد کرتے ہیں۔ اگر کچھ فوت شدہ رشتہ دار جسکو وہ دیکھتے ہیں مستقبل کے بارے میں کوئی پیغام دیتے ہیں اور وہ پیغام مستقبل میں سچ ہو جاتا ہے تو اس قسم کی بات ضرور اللہ کی ہی طرف سے بتائی جاتی ہے۔

سوال: برائے مہربانی کیا آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئے شقِ قمر کے واقعہ پر کچھ روشنی ڈالیں گے؟

جواب: یہ واقعہ جیسا کہ میں سمجھتا ہوں ایک بڑے شہابِ ثاقب کے چاند پر گرنے کی وجہ سے ہوا۔ اس تصادم کی وجہ سے چاند پر دھول اور گرد کا ایک عظیم طوفان اُٹھا جس کی وجہ سے زمین سے چاند کو دیکھنے پر چاند دو حصّوں میں بٹا ہوا نظر آیا۔ اس طرح اگر کوئی شہاب ثاقب زمین سے ٹکرائے تو اس تصادم کی وجہ سے جو طوفان اُٹھے گا اس میں اگر چاند سے زمین کو دیکھا جائے تو زمین بھی دو حصوں میں ٹوٹی ہوئی نظر آئے گی۔

سوال: کیا فجر کے وقت ہم جو خوابیں دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں؟

جواب: اکثر خوابیں جو ہم دیکھتے ہیں ہماری اپنی ہی سوچ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ہم ساری رات خواب دیکھتے ہیں لیکن صرف فجر کے وقت کی خواب ہی ہم یاد رکھ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھائی گئی خواب میں ایک خاص پیغام ہوتا ہے۔

سوال: کیا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز اب بھی موجود ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک حضرت بل کشمیر میں موجود ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ جو بال حضرت بل میں رکھے

گئے ہیں وہ موٹے ہیں جبکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نرم، ملائم اور چمک دار تھے۔

سوال: کیا مذہب اور سائنس میں میل ممکن ہے؟

جواب: اگر مذہب اور سائنس دونوں صحیح ہیں تو میل ممکن ہے۔ سائنس خدا تعالیٰ کی طرف سے کی گئی تخلیق کا مطالعہ ہے۔ مذہب انسان کی اصلاح کے لئے ہے۔ ہمیں سائنس کا استعمال مذہب کے لئے کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں فرمایا ہے "اولوالالباب" کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقات پر ہمیشہ غور و فکر کرتے رہو۔ عقل اور سمجھ والے ایمان دار ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کی تخلیقات پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ یہ سوچتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے نشانات کی اللہ تعالیٰ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ اگر ہم ان نشانات کو استعمال کریں تو ہم خوشحال ہوں گے ورنہ دوسری صورت میں ہم جلنے والے ہوں گے۔

سوال: کیا یہ بھی غیبت ہوگی کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو پریشان کرے اور وہ شخص جس کو پریشان کیا گیا ہے اس کی اطلاع اپنے رشتہ داروں کو کردے؟

جواب: اگر کسی شخص کو پریشان کیا جاتا ہے تو وہ اس کی اطلاع اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو دے سکتا ہے۔ اور یہ غیبت نہیں ہے۔ وہ رشتہ دار اور دوست جن کو اس کے بارہ میں اطلاع دی گئی ہے ان کو چاہئے کہ معاملہ کی تحقیق کریں اور مسئلہ کو حل کر کے امن قائم کرنے کی کوشش کریں۔

سوال: حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی تھے یا پہلے انسان تھے؟

جواب: انسانیت حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے موجود تھی اور نبوت بھی۔ حضرت آدم علیہ السلام ان معنوں میں پہلے نبی تھے کہ نبیوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ذریت میں سے تھے اور پہلے انسان ان معنوں میں کہ انسان کامل نبی کریم ﷺ آپ کی ذریت میں سے تھے۔

سوال: ظہر و عصر کی نمازوں میں امام با آواز قراءت کیوں نہیں پڑھتے؟

جواب: ظہر و عصر کا وقت ایک خاموش وقت ہوتا ہے۔ چاروں طرف قدرت بھی خاموش ہوتی ہے۔ پرندے خاموش ہوتے ہیں۔ فجر کے وقت پرندے شور مچاتے ہیں۔ یہ قدرت کے اوقات میں چہچہانے کا وقت ہے۔ اسی طرح قرآن کریم اوقات صلوٰۃ کے بارہ میں بیان کرتا ہے۔

سوال: رسول کریم ﷺ سے پہلے کے انبیاء کا عبادت کرنے کیا طریق تھا؟

جواب: رسول کریم ﷺ سے پہلے کے انبیاء اسی طریق پر نماز ادا کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو سکھایا تھا۔ یہ اسلامی نماز نہیں تھی۔ اسلامی نماز تمام سابقہ مذاہب کے طریق عبادت کا مجموعہ ہے۔ یہ تمام سابقہ عبادات کا خلاصہ ہے۔

سوال: ہمیں نماز کب ادا کرنی چاہئے؟

جواب: نماز ادا کریں جب آپ کا موڈ بہتر ہو۔ تہ دل سے نماز ادا کریں۔ لیکن اگر نماز کا وقت نکلا جا رہا ہو تو آپ نماز کو چھوڑ نہیں سکتے۔ آپ کو زبردستی اپنا موڈ بنانا ہوگا اس سے آپ کا دل پگھلے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز کے لئے آپ اپنے رونے والا چہرہ بنا کر خود کو تیار کر سکتے ہیں۔

بزم مشکوٰۃ

اس مرتبہ بزم مشکوٰۃ میں واقفین نو قادیان کے سالانہ اجتماع 2001 کے موقعہ پر منعقدہ مجلس سوال و جواب میں واقفین نو کی طرف سے پیش کردہ سوالات کو شامل کیا گیا ہے۔ جنکے جوابات محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ارشاد فرمائے۔ اس میں زیادہ تر سوالات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندانی حالات کے متعلق ہیں۔ اس مجلس کی اہمیت اس بات سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کی زبانی یہ جواب دئے گئے ہیں۔ اور یہ مجلس مؤرخہ 27/اکتوبر رات 7 بجے قادیان میں منعقد ہوئی تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کی عمر اور صحت میں بے حد برکت عطا فرمائے اور جماعت تا دیر آپ سے مستفید ہوتی رہے۔ آمین (ادارہ)

سوال: خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق سے ہم نے سنا ہے کہ حضور مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز یہ بھی سنا ہے کہ آپ کا تعلق خاندان برلاس سے ہے اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام 'کتاب البریہ' میں تحریر فرماتے ہیں:

''ہماری قوم مغل برلاس سے ہے اس قوم کے مورث اعلیٰ قراچار نامی جو چھٹی صدی ہجری میں گذرے ہیں اسلام قبول کیا تھا۔ قراچار نے جو چغتائی کے وزیر اور ایک مشہور سپہ سالار تھے۔ اپنی قوم کو جو سمرقند کے جنوب کی طرف تخمیناً 30 میل کے فاصلہ پر شہر کش کے گردونواح میں آباد کیا تھا۔ اس کے بیٹے برقال کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام طرانحے اور دوسرے کا نام حاجی برلاس تھا۔ مشہور ایرانی بادشاہ تیمور 'صاحبقران' طرانحے کا بیٹا تھا۔ کش کی حکومت حاجی برلاس کے حصہ میں تھی۔ لیکن جب حاجی برلاس صاحب کے بھتیجہ تیمور نے زور پکڑا تو حاجی برلاس اس علاقہ سے نکلنے پر مجبور ہو گئے۔ اس وقت کی تاریخ سے جو جغرافیائی کیفیت معلوم ہوتی ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ تمام علاقہ 'جو وَ آلگا' بحیرۂ فارس تک اور افغانستان اور بلوچستان تک پھیلا ہوا ہے فارس کہلاتا تھا۔ بلکہ بقول بعض، اکثر حصہ افغانستان و بلوچستان موجودہ اور دریائے گنگا کے منبع سے شمالی علاقہ جو کاشغر تک پھیلا ہوا ہے اس میں داخل تھا۔ اور کش بھی انہی حدود کے اندر ہے۔ لیکن خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں یہ علاقہ ماوراء النہر کا ایک حصہ شمار ہوتا تھا۔''

حضور کی اتنی مذکورہ تحریر سے واضح ہے کہ آپ کی قوم مغل برلاس سے ہے۔ لفظ مغل منگولیا سے ماخوذ ہے جو علاقہ کا نام ہے اور برلاس حضور کے مورث اعلیٰ کا نام ہے۔ اس لحاظ سے حضور نے فرمایا ہے کہ ہماری قوم مغل برلاس ہے۔

سوال 2: احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور حضرت سلمان فارسیؓ سے تعلق رکھے گا۔ آپ کے خاندان کا حضرت سلمان فارسیؓ سے کیا تعلق ہے؟

جواب: اصل الفاظ حدیث کے یہ ہیں۔ ''لو کان الایمان معلّقا بالثریا لناله رجلٌ من فارس'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

''چونکہ اس فارسی شخص کی طرف وہ صفت منسوب کی گئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود سے مخصوص ہے یعنی زمین جو ایمان اور توحید سے خالی ہو کر ظلم سے بھر گئی ہے پھر اس کو عدل سے پُر کرنا۔ لہٰذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے اور وہ میں ہوں جس طرح

کسی دوسرے مدعی مہدویت کے وقت میں کسوف و خسوف رمضان میں آسمان پر نہیں ہوا ایسا ہی 1300 برس کے عرصہ میں کسی نے خدا کے الہام سے علم پا کر یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اس پیشگوئی لنالہ رجلٌ من فارس کا مصداق میں ہوں۔ اور پیشگوئی اپنے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ یہ شخص آخری زمانہ میں ہوگا جبکہ لوگوں کے ایمانوں میں بہت ضعف آجائے گا۔ اور اس کے ذریعہ سے زمین پر دوبارہ ایمان قائم ہوگا۔ لہٰذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے اور وہ میں ہوں۔"

اکثر لوگوں نے قلت تدبر سے اس زمانہ کو تین پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ اہل فارس کا زمانہ۔ مہدی کا زمانہ۔ مسیح کا زمانہ۔ اور تین ناموں کی وجہ سے تین علیحدہ علیحدہ شخص سمجھ لئے گئے ہیں۔ اور تین قومیں ان کے لئے مقرر کی ہیں۔ ایک فارسیوں کی قوم۔ دوسری بنی اسرائیل کی قوم۔ اور تیسری بنی فاطمہ کی قوم۔ اور یہ تمام غلطیاں ہیں۔ حقیقت میں یہ تینوں ایک ہی شخص ہے۔ ایک حدیث جو کنز العمال سے ہے سمجھا جاتا ہے کہ اہل فارس یعنی بنی فارس ہی بنی اسحاق میں سے ہیں۔ پس اسطرح وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا۔ اور بنی فاطمہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے فاطمی بھی ہوا۔ پس گویا وہ نصف اسرائیلی ہوا نصف فاطمی ہوا۔ ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی اور کچھ ثبوت نہیں۔ لیکن یہ الہام اس زمانہ کا ہے جب اس دعویٰ کا نام و نشان بھی نہ تھا جو براہین احمدیہ میں ہے۔ "خُذُوا التوحیدَ التّوحید یا اَبْنَاءَ الفارسِ" یعنی توحید کو پکڑو توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔ پھر دوسری جگہ یہ الہام ہے "انّ الذین صَدّوا عن سبیلِ اللّٰہِ ردّ علیھم رجلٌ من فارِسَ شکر اللّٰہُ سَعْیَہ" یعنی جو لوگ خدا کی راہ سے روکتے تھے ایک شخص فارسی الاصل نے ان کا رد لکھا۔ اس جگہ یہ ایک عجیب لطیفہ ہے کہ ابتدائے سلسلہ سادات میں سادات کی ماں ایک فارسی عورت مقرر کی۔ جس کا نام شہر بانو تھا۔ اور دوسری دفعہ ایک فارسی خاندان کی بنیاد ڈالنے کے لئے ایک سیّدہ عورت مقرر کی جس کا نام نصرت جہاں ہے۔ گویا فارسیوں کے ساتھ یہ عوض معاوضہ کیا کہ پہلے ایک بیوی فارسی الاصل سیّد کے گھر آئی پھر آخری زمانہ میں ایک بیوی سیّد فارسی مرد کے ساتھ بیاہی گئیں۔ عجیب تر یہ کہ دونوں نام بھی ملتے ہیں۔ جس طرح سادات کا خاندان پھیلانے کے لئے الٰہی وعدہ تھا اس جگہ بھی براہین کے الہام میں اس خاندان کے پھیلانے کا وعدہ ہے۔ اور وہ یہ ہے "سبحان اللّٰہِ تبارك و تعالیٰ زادَ مَجْدُكَ یَنْقطعُ آبائُکَ و یَبْدَءُ مِنکَ فالحمد للّٰہ علیٰ ذلکَ" (تحفہ گولڑویہ)

اس وضاحت سے صاف ظاہر ہے کہ حضور نے سلمان فاسی سے مراد صرف آنے والے کے لئے فارسی الاصل ہونا قرار دیا ہے نہ اس کے خاندان سے کوئی تعلق مراد لیا ہے۔

سوال 3: آپ کا خاندان کس علاقہ سے ہجرت کر کے آیا تھا اور کب آیا تھا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مورث اعلیٰ مرزا ہادی بیگ صاحب تھے جو اپنے علم و فضل، تفقہ فی الدین اور امور مملکت کی انجام دہی میں مشہور تھے۔ نہ معلوم کس بنا پر اپنے وطن عزیز کو خیر باد کہہ کر عازم ہند ہوئے۔ بابر بادشاہ کے وقت میں جو چغتائی سلطنت کا مورث اعلیٰ تھا ایک جماعت کثیر کے ساتھ کسی سبب سے جو بیان نہیں کیا گیا ہجرت اختیار کر کے دلّی پہنچے۔ انہیں شاہی خاندان سے کچھ ایسا تعلق تھا کہ وہ اس گورنمنٹ کی نظر میں معزز سرداروں میں شمار کئے گئے تھے۔ چنانچہ بادشاہ وقت سے بہت سے دیہات بطور جاگیر انہیں ملے اور ایک بڑی زمینداری

کے وہ تعلق دار ٹھرائے گئے۔'' (سیرت طیبہ صفحہ 2)

سوال 4: ہندوستان میں جب آپ کا خاندان آیا تھا کیا وجہ ہے کہ وہ پنجاب کو ہی اپنے مقام کے طور پر تجویز کیا۔ کسی اور جگہ کو کیوں منتخب نہیں کیا؟

جواب: حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ: ''چنانچہ بادشاہ وقت سے پنجاب میں بہت سے دیہات انہیں بطور جاگیر کے ملے اور ایک بڑی زمینداری کے وہ تعلقدار ٹھہرائے گئے۔ اور ان دیہات کے وسط میں ایک میدان انہوں نے قلعہ کے طور پر ایک قصبہ اپنی سکونت کے لئے آباد کیا۔ جس کا نام ''اسلام پور قاضی ماجھی'' رکھا۔ اس علاقہ کی حکومت چونکہ انہیں عطا ہوئی تھی اس لئے کسی اور جگہ جانے کا سوال ہی نہ تھا۔

سوال 5: جب آپ کا خاندان یہاں آیا تو اس وقت اس کا کیا نام تھا؟

جواب: جب آپ علیہ السلام کا خاندان یہاں آیا جس نے یہاں فروکش ہونے کے بعد اسے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا۔ جو بعد میں اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا۔ رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا۔ اور قاضی ماجھی کی جگہ قاضی رہا پھر آخر قادی بنا اور اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔ قاضی ماجھی کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ علاقہ جس کا طولانی حصہ ساٹھ کوس ان دنوں میں سب کا سب ماجھہ کہلاتا تھا۔ غالباً اس وجہ سے اس کا نام ماجھہ تھا کہ اس علاقہ میں بھینسیں بکثرت ہوتی تھی اور ماجھہ پنجابی میں بھینس کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس خاندان کے بزرگوں کے علاوہ دیہات جاگیرداری کی حکومت بھی ملی تھی اس لئے قاضی کے نام سے مشہور ہوا۔

سوال 6: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب 'ازالہ اوہام' میں فرمایا ہے کہ آپؑ کے دادا کے وقت اس گاؤں کو چھوٹا مکّہ کہا کرتے تھے۔ ایسا کیوں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب 'کتاب البریہ' میں تحریر فرمایا ہے کہ ''قادیان کو جو اس وقت اسلام پور کہلاتا تھا مکّہ کہتے تھے۔ کیوں کہ اس پُر آشوب زمانہ میں ہر ایک مسلمان کے لئے یہ قصبہ مبارک پناہ کی جگہ تھی اور دوسری اکثر جگہوں میں کفر اور فسق اور ظلم نظر آتا تھا اور قادیان میں اسلام اور طہارت اور عدالت کی خوشبو آتی تھی۔ اور حضور فرماتے ہیں کہ میں نے خود اس زمانہ کے قریب پانے والوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس قدر قادیان کی عمدہ حالت بیان کرتے تھے کہ گویا وہ اس زمانہ میں ایک باغ تھا۔''
(حیات طیبہ صفحہ 4)

سوال نمبر 7: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دادا کے زمانہ میں قادیان ایک قلعہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس وقت قادیان کی کیا پوزیشن تھی؟ نیز آپؑ کے دادا کے زمانہ میں یہاں سے خاندان کو کیوں ہجرت کرنی پڑی اور کہاں گئے تھے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دادا صاحب مرحوم کے تعلق سے لکھا ہے کہ جب آپؑ کے دادا جان مرحوم آپ کے والد صاحب کی وفات کے بعد گدی نشین ہوئے تو ان کے وقت میں خدا تعالیٰ کی مصلحت سے سکھوں سے لڑائی ہوئی جس میں سکھ غالب آ گئے۔ آپ نے اپنی ریاست کی حفاظت کے لئے بہت سی تدابیر کیں مگر قضا و قدر ان ارادہ کے موافق نہ تھی اس لئے ناکام رہے یہاں تک کہ دادا صاحب مرحوم کے پاس ایک قادیان رہ گیا۔ قادیان اس وقت قلعہ کی صورت پر ایک قصبہ تھا۔ اس کے چار برج تھے۔ آمد و رفت کے لئے چار دروازے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) بٹالی دروازہ۔ (۲) پہاڑی دروازہ۔ (۳) موری دروازہ۔ (۴) ننگلی دروازہ۔

(قادیان مرتبہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی)

اس کے برجوں میں فوج کے آدمی رہتے تھے۔ چند توپیں تھی۔ اور فصیل 22 فیٹ کے قریب اونچی اور اسی قدر چوڑی تھی کہ تین چھکڑے آسانی کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل پر آجاسکتے تھے۔ اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ سکھوں کا جو رام گڑھیہ کہلاتا تھا اول فریب کی راہ سے اجازت لیکر قادیان میں داخل ہوا اور پھر قبضہ کرلیا۔ اس وقت ہمارے بزرگوں کی بڑی تباہی آئی۔۔۔ سکھوں نے ہمارے بزرگوں کو قادیان سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ تمام مردوزن چھکڑوں پر بٹھا کر نکالے گئے اور پنجاب کی ایک ریاست کپورتھلہ میں پناہ گزین ہوئے۔

(حیات طیبہ صفحہ 4)

من الظلمات الی النور

اس عنوان کے تحت قبول احمدیت کی دلچسپ اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل مضامین مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ ساتھ اپنی تعارفی فوٹو بھی۔(ایڈیٹر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE

Fax Facility Sending & Recieving Here

Fax open in 24 Hours.

OWNER :

MEHMOOD AHMAD NASIR

Moh. : Ahmadiyya, Qadian - 143516

Ph: 0091-1872-22222

(R)20286

Fax: 21390

ہوالشافی ہومیو پیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱) ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R)-20432

۲) ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر Ph:(R) 20351

محلہ احمدیہ قادیان

143516 پنجاب

Ph:-(Clinic)

01872-22278

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH

GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service

All Kind of Electronics

Export & Import Goods &V.C.D and C.D Players are Available Here

Near Ahmadiyya Mission Gangtok

Ph: 03592 - 26107

03592 - 81920

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

خلاصہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قسط 16

سرمہ چشم آریہ

از عطاء الٰہی احسن غوری معلم مدرسہ احمدیہ قادیان

قارئین کرام! گذشتہ قسط میں ماسٹر مرلی دھر کے اعتراضات کے جواب جو حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف سرمہ چشمہ آریہ میں دیئے ہیں ان کا خلاصہ چل رہا تھا۔ گذشتہ قسط کا اختتام ماسٹر جی کے اس اعتراض پر ہوا تھا کہ مرزا صاحب نے یہ مانا ہوا ہے کہ موت کے بعد ایک مکان بہشت میں رہے گا جہاں عمدہ باغ خدا نے لگایا ہوا ہے اور اس میں شراب اور حوریں ہوں گی۔ وغیرہ۔ حضور علیہ السلام اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ جس مکتی خانہ کا وعدہ آپ لوگ کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد انسان کو ملے گا تو پھر بدقسمتی سے زاہدوں اور عابدوں کے لئے اس دنیا میں رونا اور اُس دنیا میں بھی صرف رونا ہی ہوگا۔ اور یہ جو اعتراض آپ نے کیا ہے کہ مسلمانوں کے بہشت میں دنیوی نعمتیں بھی موجود ہوں گی تو یہ کچھ اعتراض کی بات نہیں بلکہ اس سے تو آپ کو اور آپ کے پرمیشر کو بہت شرمندہ ہونا چاہئے۔ قرآن مجید نے تو اپنے اوپر ایمان لانے اور عمل کرنے والوں کو اس قسم کی جنت کا وعدہ دیا ہے جس میں روحانی اور جسمانی دونوں نعمتیں ہوں گی۔ کیوں کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے بندے نے اس دنیا میں صرف روح ہی سے اس کی بندگی اور اطاعت نہیں کی بلکہ روح اور جسم دونوں سے کی ہے۔ اور خلقت انسانی کا کمال بھی روح اور جسم دونوں کے اختلاط سے ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمابرداروں کو پورا پورا اجر دینے کے لئے نجات جاودانی کی لذات کو دو قسموں پر مشتمل رکھا ہے۔ ایک تو اپنے محبوبانہ دیدار کی لذتیں بھی دیں اور دوسری نعمتیں بھی بارش کی طرح ان پر برسائیں۔ لیکن آپ کا پرمیشر تو مفلس اور دیوالیہ ہی نکلا کہ بندے کو روحانی اور جسمانی دونوں ہی دائمی نجات نہ دے سکا۔ بلکہ فوراً کان پکڑ کر مکتی خانہ سے نکالا کہ اس کے بغیر اس کا نظام نہیں چل سکتا اور واپس دنیا میں قسما قسم کے جانوروں کی شکل میں دوبارہ زندگی گزارنے کے لئے بھیج دیا!!

کیا ایسے بخیل اور ناطاقتور خدا سے محبتیں بڑھ سکتی ہیں۔ اور اس وقت جب کہ روحوں کو مکتی خانہ سے نکالا جائیگا وہ تو نہایت ہی افسوس کریں گی کہ خواہ مخواہ جب باہر آنا ہی تھا تو ہم نے عبادتیں کیں اور ٹکریں ماریں اور وہ یہ شعر ضرور رو رو کر پڑھیں گی۔

اب تو کچھ سمجھ کے جان تجھ پہ کریں گے قربان
ہم اس روز کو پچھتاتے ہیں جب دل ہی دیا

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر ماسٹر صاحب کے اعتراض سے یہ مطلب ہے کہ اسلامی بہشت میں صرف دنیوی نعمتوں کا ذکر ہے وصال الٰہی اور روحانی لذات کا کہیں ذکر نہیں تو

ہم اس جھگڑے کے فیصلہ کرنے کے لئے یہ عمدہ طریق سمجھتے ہیں کہ ماسٹر صاحب کسی اخبار کے ذریعہ سے پختہ طور پر ہم کو یہ اطلاع دیں کہ ہاں میری یہی رائے ہے کہ قرآن شریف میں وصال الٰہی اور لذات روحانی کا کہیں ذکر نہیں۔

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''رہا یہ اعتراض کہ شراب جو دنیا میں بھی ممنوعات اور محرمات میں سے ہے وہ کیونکر بہشت میں روا ہو جائے گی۔ اس کا جواب وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ فرمایا ہے کہ بہشتی شراب کو اس دنیا کی فساد انگیز شرابوں سے کچھ مناسبت نہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً. اِنَّ الْاَبرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوراً. عَيْناً يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيراً.

یعنی جو لوگ بہشت میں داخل ہوں گے ان کا خدا ان کو ایک ایسی شراب پلائیگا جو ان کو کامل طور پر پاک کر دیگی۔ نیک لوگ وہ جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہے یعنی ان کے دل وہ شرابِ پی کر غیر کی محبت سے بکلی ٹھنڈے ہو جاویں گے......اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے:

وَكَاسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ. لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ.(الواقعہ ۱۹۔۲۰)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْواً وَلَا تَاْثِيْماً اِلَّا قِيْلاً سَلَاماً سَلاماً.(الواقعہ:۲۶۔۲۷)

.....اور شراب صافی کے پیالے جو آبِ زلال کی طرح مصفّٰی ہوں گے بہشتیوں کو دئے جائیں گے۔ وہ شراب ان سب عیبوں سے پاک ہوگی کہ دردسر پیدا کرے یا بیہوشی اور بدمستی اس سے طاری ہو۔ بہشت میں کوئی لغو اور بیہودہ بات سننے میں نہیں آئے گی۔ اور نہ کوئی گناہ کی بات سنی جائے گی۔ بلکہ ہر طرف سلام سلام جو رحمت اور محبت اور خوشی کی نشانی ہے سننے میں آئیگا۔....اب ان تمام آیات سے ظاہر ہے کہ وہ بہشتی شراب دنیا کی شرابوں سے کچھ مناسبت اور مشابہت نہیں رکھتی بلکہ وہ بہشتی شراب دنیا کی شرابوں سے مبائن اور مخالف ہے۔ اور کسی جگہ قرآن شریف میں نہیں بتلایا گیا کہ وہ دنیوی شرابوں کی طرح انگور سے یا قند سیاہ اور کیکر کے چھلکوں سے یا ایسا ہی کسی اور دنیوی مادہ سے بنائی جائیگی بلکہ بار بار کلام الٰہی میں یہی بیان ہوا ہے کہ اصلِ تخم اس شراب کا محبت اور معرفت الٰہی ہے جس کو دنیا سے ہی بندہ مومن ساتھ لیجاتا ہے۔''

روحانی خزائن جلد۲ص ۱۵۷)

آریہ صاحبان کا یہ عقیدہ اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے اور احباب بھی جانتے ہیں کہ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے ساتھ ساتھ روحیں اور مادہ بھی قدیم ہیں اور وہ غیر مخلوق ہیں۔ اور آپ ہی آپ ہیں۔ اور ان کو خدا تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا۔ حالانکہ روحیں اور مادہ اور تمام چیزیں کائنات کی خدا تعالیٰ کی ہی پیدا کردہ ہیں۔ تب ہی وہ ان کا مالک ٹھہریگا۔ قرآن مجید نے کئی دلائل سے یہ بات ثابت کی ہے۔ حضور علیہ السلام نے مختصر طور پر قرآن مجید سے وہ دلائل جو روح کا مخلوق ہونا ثابت کرتے ہیں بیان کئے ہیں۔ احباب کے فائدہ کے لئے ان دلائل کو یہاں خلاصۃً درج کیا جاتا ہے۔

اول: ''یہ بات بہ بداہت ثابت ہے کہ تمام روحیں ہمیشہ اور ہر حال میں خدائے تعالیٰ کی ماتحت اور زیر حکم ہیں اور بجز مخلوق ہونے کے اور کوئی وجہ نہیں جس نے روحوں کو ایسے کامل طور پر خدا تعالیٰ کی ماتحت اور زیر حکم کر دیا ہو سو یہ روحوں کے حادث اور مخلوق ہونے پر اوّل دلیل ہے۔

دوئم: یہ بات بھی بہ بداہت ثابت ہے کہ تمام روحیں خاص خاص استعدادوں اور طاقتوں میں محدود اور محصور ہیں جیسا کہ بنی آدم کے اختلاف روحانی حالات واستعدادات پر نظر کر کے ثابت ہوتا ہے اور یہ تحدید ایک محدد کو چاہتی ہے جس سے ضرورت محدِث کی ثابت ہو کر (جو محدد ہے) حدوث روحوں کا بپایۂ ثبوت پہنچتا ہے۔

سوئم: یہ بات بھی کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ تمام روحیں عجز و احتیاج کے داغ سے آلودہ ہیں اور اپنی تکمیل اور بقا کے لئے ایک ایسی ذات کی محتاج ہیں جو کامل اور قادر اور عالم اور فیاض مطلق ہو اور یہ امر ان کی مخلوقیت کو ثابت کرنے والا ہے۔“

(ص ۱۱۹۔۱۲۰)

چہارم: ”ایسی چیز جو مظہر جمیع عجائبات صفتِ الٰہی ہے مصنوع اور مخلوق ہونے سے باہر نہیں رہ سکتی بلکہ وہ سب چیزوں سے اول درجہ پر مصنوعیت کی مہر اپنے وجود پر رکھتی ہے اور سب سے زیادہ تر اور کامل تر صانع قدیم کے وجود پر دلالت کرتی ہے سو اس دلیل سے روحوں کی مخلوقیت صرف نظری طور پر ثابت نہیں بلکہ درحقیقت اجلی بدیہات ہے۔ ماسوا اس کے دوسری چیزوں کو اپنی مخلوقیت کا علم نہیں مگر روحیں فطرتی طور پر اپنی مخلوقیت کا علم رکھتی ہیں ایک جنگلی آدمی کی روح بھی اس بات پر راضی نہیں ہو سکتی کہ وہ خود بخود ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ (الاعراف:۱۷۳) یعنی روحوں سے میں نے سوال کیا کہ میں تمہارا رب (پیدا کنندہ) نہیں ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں یہ سوال و جواب حقیقت میں اس پیوند کی طرف اشارہ ہے جو مخلوق کو اپنے خالق سے قدرتی طور پر متحقق ہے جس کی شہادت روحوں کی فطرت میں نقش کی گئی ہے۔“

(ایضاً)

(جاری)

NAVNEET
JEWELLERS

01872-20489(S)
20233,20847(R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

طالب دعا۔

AHMAD-FRUIT-AGENCY
Commision & Forwarding Agents
ASNOOR(KULGAM)
KASHMIR

ماہِ رمضان

اصلاحِ نفس کا بہترین موقعہ

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سے مأخوذ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بعض تحریرات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں سے ایک ہے رمض تپش کو کہتے ہیں۔ یہ آپ کی تحریر ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رمضان یعنی دو گرمیاں ۔رمضان، رمض یعنی گرمی کو کہتے ہیں۔ یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ رمضان گرمی کے مہینہ میں شروع ہوا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ دو گرمیاں ایک اور مضمون اپنے اندر رکھتا ہے اور اسکا گرمی کے مہینہ میں شروع ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر جب میں نے تحقیق کی کہ رمضان کب شروع ہوا تھا تو سردیاں بنتی ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات مجھے یقین ہے کہ اسی طرح ثابت ہوگی۔ رمضان کا آغاز سردیوں میں ہوا ہے گرمیوں میں ہوا ہی نہیں۔

پس آپ فرماتے ہیں کہ اس لئے روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا۔ یعنی جسمانی طور پر انسان بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے اور جدوجہد بہت کرتا ہے رمضان میں، یہ اس کے لئے ایک حرارت ہے اور روحانی طور پر اس کی روح میں غیر معمولی طور پر گرمی پائی جاتی ہے اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے رب کی طرف لپکتی ہے۔ پس یہ دو گرمیاں ہیں جو مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے کیوں کہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سخت دلوں کو پگھلانے کیلئے رمضان کو ایک خاص مزاج عطا ہوا ہے۔ اور امر واقعہ یہی ہے کہ بہت سے سخت دل جو عام دنوں میں نرم نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو پگھلا ہوا محسوس

> ''پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مدنظر ہونا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔''

نہیں کرتے رمضان میں بعض ایسی راتیں آتی ہیں کہ بے اختیار انکے دل خدا کے حضور سجدوں میں پگھل کر بہنے لگتے ہیں ۔پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ 'رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں ' یہ بے تعلق نہیں بلکہ حقیقتاً ہم نے اس کو ایسا ہی دیکھا ہے ۔اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسبتاً لمبے اقتباسات میں سے کچھ پڑھ کر سناتا ہوں۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲۔۱۲۳)

''تیسری بات جو اسلام کا اہم رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں ۔اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے ۔فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ یہ مضمون وہی ہے ۔ رمضان کو جو دیکھے وہ اس میں روزہ رکھے ۔شہد کا مطلب ہے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تشریح فرمائی ہے جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے ۔پس تم میں سے وہی ہے جو رمضان کو دیکھتا ہے' جو رمضان کو دیکھتا ان معنوں میں ہے کہ اس میں داخل ہو کر اپنی آنکھوں سے گواہی دے سکے ۔اپنے دل سے گواہی دے سکے یہ تو میرا ایسا ملک ہے جس میں میں جا چکا ہوں اور اس کے حالات کو جانتا ہوں ۔

تزکیہ نفس

''روزہ اتنا ہی نہیں کہ انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے ۔انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔''

پس رمضان کے مہینے میں کھانے میں زیادتی رمضان کا حق ادا نہیں کرتی ہے ۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ شروع میں تو بھوک نہیں لگتی اس وقت میں اس لئے نسبتاً کم کھاتے ہیں اور جوں جوں رمضان آگے بڑھتا جاتا ہے وہ زیادہ کھانے لگتے ہیں یہاں تک کہ آخری دنوں میں تو رمضان انکو پتلا کرنے کی بجائے موٹا کر جاتا ہے ۔یہ جسم کی فربہی دراصل نفس کی فربہی بھی ہو سکتی ہے ۔اس لئے عام طور پر بھولے پن میں' لاعلمی میں لوگ ایسا کرتے ہیں مگر انکو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔'تزکیہ نفس ہوتا ہے جو کم کھانے سے زیادہ ہوتا ہے' پس جتنا آپ کم کھانے کی طرف متوجہ ہونگے اتنا ہی رمضان آپ کے لئے فائدہ بخش ہوگا۔

کشفی قوتیں بڑھتی ہیں

''اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں'' یعنی خدا تعالیٰ کو انسان مختلف صورتوں اور صفات میں دکھائی دینے لگتا ہے ۔یہ کشفی قوتوں کا لفظ بہت بامعنی تو ہے ہی مگر بہت اہمیت رکھتا ہے ۔بعض لوگوں کو ویسے ہی دماغ کی خرابی سے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ کشف دیکھ رہے ہیں یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اپنے خیالات کو ہی کشف بنا لیتے ہیں ۔ رمضان میں کشوف کا جو کم کھانے سے تعلق ہے یہ بالکل اور چیز ہے ۔اس کا نفسانی خواہشات اور اپنے دل کے خیالات سے کوئی بھی تعلق نہیں اور مضمون بتاتا ہے کہ وہ کشف حقیقی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا یا دل کا وہم تھا ۔دل کے توہمات میں ربط کوئی نہیں ہوتا ۔دل کے توہمات میں ایسی سچائی اور ایسی پاکیزگی نہیں ہوتی جو انسان کو

گناہوں سے دور پھینک دے۔ پس کشف کا احساس کافی نہیں۔ کشف کا مضمون ضروری ہے کہ کشف میں وہ مضمون ہو جو تقوٰی کا مضمون ہے۔ اگر تقوٰی کا مضمون ہے تو انسان کو یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کہ میں نے کشف دیکھا ہے۔ اگر تقوٰی کا مضمون ہوگا تو کشف دیکھنے والا اپنے کشف کو چھپالے گا اور اس کے تذکرے نہیں کرے گا۔ پس رمضان میں یہ ساری شرطیں اکٹھی پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الفاظ کو غلط معنی پہنا کر آپ میں سے کئی گمراہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ ہم بڑے صاحب کشف بن گئے رمضان میں لوگوں سے تذکرے شروع کر دیں کہ یوں مجھے ہلکا سا جھونکا آیا میں نے کشف میں یہ دیکھ لیا یہ ساری باتیں بتانے کا جتنا شوق ہوگا اتنا ہی آپ کا جھوٹا کشف ہوگا۔ لیکن سچے کشوف میں بعض دفعہ دوستوں اور عزیزوں کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور وہ خبریں ایسی ہوتی ہیں جو سچی نکلتی ہیں۔ پس ان خبروں کا تذکرہ کرنا تقوٰی کے خلاف نہیں اور ان کشوف کو جھوٹا قرار نہیں دیتا۔

''پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مدنظر ہونا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔''

پھر روزے اور نماز کی عبادتوں میں ایک فرق بیان ہے فرمایا ہے۔

''روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔''

یہ وہی بات ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کشوف تو ہوتے ہیں مگر کشوف میں ایک نفس کا دھوکا بھی شامل ہو جاتا ہے۔ جوگی بھی جو ریاضتیں کرتے ہیں وہ کشوف دیکھتے ہیں لیکن ان کشوف کا بنی نوع انسان کی بھلائی سے اور نیکی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ عجیب و غریب کشوف ہیں جنکے تفصیلی تذکرے کی یہاں ضرورت نہیں مگر جوگیوں نے کبھی دنیا میں پاکیزگی نہیں پھیلائی۔ کبھی دنیا میں کسی مذہب کے جوگیوں نے بنی نوع انسان کی روحانی حالت تبدیل نہیں کی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام متوجہ فرما رہے ہیں کہ روزے کے کشوف میں بعض دفعہ جوگیوں والی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں شامل نہیں۔

روزے کا مقصد نماز

اب دیکھیں کہ نماز کو روزے سے افضل قرار دیا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ روزہ سب سے افضل ہے۔ روزے کی جزاء اللہ ہے۔ اس میں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ روزہ بمقابل نماز نہیں ہے بلکہ روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست

کرنا ہے۔ پس اگر روزے میں نمازیں نہ سنوریں تو روزہ بیکار ہے۔ اگر روزہ میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نماز کا معراج اور نمازیں روزہ کا معراج بن جاتی ہیں۔ پس اس میں تفریق نہ کریں ورنہ مضمون بالکل بگڑ جائے گا۔ حقیقت میں روزے کے دوران جتنی نمازیں سنوریں گی اتنا ہی روزے کا آپ پھل پائیں گے اور اس حد تک سنور جانی چاہئیں کہ گویا آپ کو خدا نظر آ گیا اور گویا اللہ آپ کو دیکھنے لگا۔ یہ صورتیں ہیں جو درحقیقت روزے کی افضلیت میں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۳۳ پر فرماتے ہیں۔

پانچ مجاھدات

''خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز' روزہ' زکوٰۃ' صدقات' حج اور اسلامی دشمن کا رداور دفع خواہ وہ سیفی ہو خواہ وہ قلمی ہو۔''

یہ پانچ مجاہدات ہیں جو مسلمان پر فرض ہیں۔ پہلی نماز' روزہ پھر زکوٰۃ 'صدقات اس کے ذیل میں آتے ہیں چوتھا حج اور پانچواں جہاد خواہ وہ سیفی ہو خواہ قلمی ہو۔

فرمایا ''یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔''

اب رمضان کے آنے پر کتنے دل خوش ہوتے ہیں اور کتنے دل غمگین ہوتے ہیں یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں ہر انسان جو اپنا جائزہ لے گا اس کو محسوس ہوگا کہ رمضان کے آنے پر ویسی خوشی نہیں ہوتی شروع میں جیسی کہ رمضان کے آنے کا حق ہے بلکہ لوگ گھبراتے اور ڈرتے ہیں۔ پس اس عبارت کو سننے کے بعد یہ خیال نہ کریں کہ وہ منافقین ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بوجھ اٹھانے سے قبل دل میں خوف ضرور پیدا ہوتا ہے اور انسان رمضان میں داخل ہونے سے پہلے ڈرتا ہے کہ میں اس کے تقاضے پورے کرسکوں گا یا نہیں کرسکوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے تقاضے آسان فرما دیتا ہے۔ اس لئے جب میں یہ عبارت پڑھوں گا تو بعض لوگ ڈر کر یہ نہ سمجھیں کہ ان کی حالت منافقانہ ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ کیونکہ عام دستور ہے کہ ہمیشہ رمضان کی ذمہ داریوں کا خوف' رمضان کی آمد کے وقت شروع ہو جاتا ہے اور انسان شروع میں کچھ گھبراتا ہے کہ دیکھوں مجھ پر کیا گزرے گی لیکن اللہ تعالیٰ سچے بندوں کے لئے رمضان کو آسان فرما دیتا ہے اور پھر بشاشت کے ساتھ انسان رمضان میں سے گزر جاتا ہے۔ اس تمہید کے بعد میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پڑھتا ہوں۔

روزہ رکھنے کی تڑپ

''وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزے نہیں رکھ سکا تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔''

جو شخص اس بات پر خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور

میں اس کا منتظر تھا اگر بیماری اس کے راستے میں حائل ہو جائے وہ روزہ نہ رکھ سکے تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔

لیکن اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔''

اب جو حقیقی بہانہ جو ہیں جن کا دل سچ مچ رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتا ان میں اور سچے مومنوں میں جو دل سے رمضان کو برا نہیں جانتے اس کے فیوض سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ یہ نمایاں فرق ہے کہ سچے لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے وہ روزہ رکھیں اور بیماریوں کے بہانے ان کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ اور جو بہانہ جو لوگ ہیں وہ رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتے ان کے نفس کے بہانے تیزی دکھانے لگتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے جب میں روزہ رکھوں چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں۔کوئی سمجھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں خرابی ہو جاتی ہے' کسی کو سردرد ہو جاتی ہے' کسی کو اور بیماریوں لاحق ہو جاتی ہیں۔غرضیکہ وہ روزمرہ کی بیماریاں جو اس کو لاحق ہوتی ہی رہتی ہیں وہ رمضان کے سر جڑتا ہے اور کہتا ہے کہ اب تو میں خدا کا حکم مانوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو روزہ نہیں رکھ سکتا بیماریوں کی وجہ سے وہ نہ رکھے تو کون ہے مجھے حکم دینے والا میں تو خدا کا حکم مانوں گا۔ لیکن جب ان کا باقی سال آپ دیکھیں گے تو اس میں بھی نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ زندگی بھر محروم رہتے ہیں ورنہ کم سے کم باقی وقت تو رکھیں۔ جو واقعۃً سچے عذر کی وجہ سے رکتے ہیں اللہ کی خاطر رکتے ہیں وہ باقی سال میں ضرور رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنی عمر گنوا دیتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کو غور سے پڑھیں تو ہمارے لئے بہت سے باریک مسائل کو آپ کھولتے چلے جاتے ہیں۔

''لیکن جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔''

پس روزے سے محرومی کے نتیجے میں اگر دل میں ایک بہت ہی اعلیٰ نشان ہے اس بات کا کہ واقعۃً تمہاری روزوں سے محرومی تمہیں ثواب سے محروم نہیں رکھے گی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے درد دل والے کو عام روزہ رکھنے والے کے ثواب سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/جنوری ۱۹۹۸ء)

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء ایک نظر میں

تعداد شرکاء: 48,600 اڑتالیس ہزار چھ سو بیس

نمائندگان ممالک کی تعداد: 60 ساٹھ

عالمی بیعت میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شریک ہونے والے شریک نومبائعین کی تعداد: 8,10,06,721 (آٹھ کروڑ دس لاکھ چھ ہزار سات سو اکیس)

عالمی بیعت میں شامل قوموں کی تعداد: زائد از 300

مرکزی نمائندگان کی تعداد 60 ملکوں سے: 466

زیر تبلیغ اور نو احمدیوں کی تعداد: 4000

روزوں کے مسائل

﴿اعتماد: فقہ احمدیہ کتاب العبادات باب روزہ﴾

سوال نمبر۱: کیا روزہ کیلئے نیت ضروری ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: ”روزے کے لئے نیت ضروری ہے۔بغیر نیت کا ثواب نہیں۔نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔

ایک شخص صبح سے شام تک بغیر کچھ کھائے پیئے سویا رہا یا کسی کام میں ایسا منہمک ہؤا کہ کھانے پینے کی ہوش نہ رہی۔ تو اس شخص کے اس فاقہ کو روزہ سمجھنا درست نہ ہوگا۔کیوں کہ روزہ رکھنے کی اس کی نیت ہی نہ تھی اور نہ ہی اس کا یہ فاقہ اس ارادہ سے تھا کہ اس کا روزہ ہے۔

سوال نمبر۲:(الف) ایک شخص نفلی روزہ کی نیت کرتا ہے لیکن سحری کھانے سے رہ جاتا ہے تو کیا وہ روزے رکھے؟

جواب: سحری کھانا مسنون ہے ضروری اور واجب نہیں اس لئے اگر کوئی سحری نہیں کھا سکا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے یہ نہیں کہ اس کا روزہ ہی نہیں ہوتا۔

سوال نمبر۲:(ب) رمضان میں رات کو بیمار تھا صبح سحری کے وقت طبیعت سنبھل گئی تو کیا وہ روزہ رکھے؟

جواب: اگر سحری کے وقت طبیعت اچھی ہو تو روزہ رکھنا چاہئے۔رات سے روزہ کی نیت ہونے کے معنی یہ ہیں کہ طلوع فجر سے پہلے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے۔

سوال نمبر۳: کیا سحری کھانا ضروری ہے؟

جواب: سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں۔ویسے ضرور اور عذر کی صورت میں سحری کھائے بغیر بھی روزہ رکھنا جائز ہے۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تسحروا فانَ فی السحور برکۃ (بخاری کتاب الصوم)

سحری کھایا کرو کیوں کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک)

سوال نمبر۴: ایک شخص کا سوال پیش ہؤا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہؤا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز (ابھی تک) روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہؤا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی۔اب میں کیا کروں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا۔دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں کیوں کہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں“ (بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

سوال نمبر۵: روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے یا زخم پر ٹنکچر آیوڈین لگانے کے بارہ میں حکم کیا ہے؟

جواب: ٹوتھ پیسٹ غیر پسندیدہ ہے البتہ سادہ برش کرنا کلی کرنا جائز ہے۔اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر۶: نسوار سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں۔

جواب: نسوار روزہ کی حالت میں مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

سوال نمبر۷: کیا سفر کی حالت میں روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے۔چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے

ہیں: ''مریض اور مسافر روزہ رکھیں تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئیگا۔''

حضور علیہ السلام کا یہ فیصلہ آیت قرآنی فعدة من ایام اخر پر مبنی ہے۔ اور احادیث نبوی کے مجموعی مفہوم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں رمضان میں روزہ رکھنے والوں کو عصاۃ قرار دیا ہے۔ (مسلم کتاب الصوم)

سوال: سفر کے دوران مرکز سلسلہ میں قیام کرنے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باہر سے آنے والے احمدیوں کے لئے قادیان کو وطن ثانی قرار دیا ہے۔ اس لئے وہاں قیام کے دوران روزہ میں رکھ سکتے ہیں اور اگر نہ رکھیں تب بھی جائز ہے۔

وطن ثانی کی طرف سفر بھی سفر ہے۔ اس لئے روزہ رکھنا جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ داروں کا روزہ کھلوا دیا تھا۔

۴) وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہے جیسے ریلوے گارڈ۔ ڈرائیور۔ پائیلٹ۔ سفری ایجنٹ، دیہاتی ہرکارے وغیرہ مقیم کے حکم ہوں گے اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔ (فیصلہ مجلس افتاء ص ۲۶ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۷ء)

سوال نمبر ۷: بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے کام کی کثرت ہوتی ہے۔ مثلاً تخم ریزی کرنا یا فصل کاٹنا۔ اسی طرح جن کا گذارہ مزدوری پر ہے ان سب سے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''انما الاعمال بالنیات'' یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب یسر ہو رکھ لے اور علی الذین یطیقونه کی نسبت فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔ (بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

ایک دوست نے حضرت صاحب سے ذیابیطس کی بیماری میں روزہ کے متعلق دریافت کیا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا؛

''بیماری میں روزہ جائز نہیں اور ذیابیطس کے لئے تو بہت ہی مضر ہے۔ (الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

سوال ۹: طالب علم جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہے اس کے لئے روزہ رکھنے کی کیا ہدایت ہے۔؟

جواب: روزہ کی وجہ سے روزمرہ کی مصروفیات کو ترک کرنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا۔ اس لئے روزمرہ کے کام کی وجہ سے اگر ایک انسان کے لئے روزہ ناقابل برداشت ہے تو وہ مریض کے حکم میں ہے۔ لیکن اس بارہ میں کلیۃً وہ اپنے اقدام کا خود ذمہ وار ہوگا۔ اور اس سے اس کی نیت اور حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک کرے گا۔ گویا اپنے حالات کے بارہ میں فیصلہ دینے میں انسان آپ مفتی ہے۔

جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے۔ اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو تو کبھی اس پر روزہ واجب نہ ہوگا اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو تو دوسرے وقت میں رکھ لے۔ ہاں تقویٰ سے کام لے کر خود سوچ لے کہ صرف عذر نہ ہو بلکہ حقیقی بیمار ہو۔''

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء)

سوال ۱۰: کتنی عمر سے روزہ رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے کی لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے۔ اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ پہلے جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اس طرح بتدریج ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے۔

(الفضل ۱۱/اپریل ۱۹۲۵ء)

سوال ۱۱: نواقض روزہ کا بیان فرمائیں؟

جواب: عمداً کھانے پینے اور جماع یعنی جنسی تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ انیما کرانے، ٹیکہ لگوانے، اور جان بوجھ کرقے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے

رمضان کا روزہ عمداً توڑنے والے کے لئے اس روزہ کی قضاء کے علاوہ کفارہ یعنی (بطور سزا ساٹھ روزے متواتر رکھنا بھی واجب ہے۔ اگر کسی میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنی حیثیت کے مطابق ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلانا اکٹھا بٹھا کر یا متفرق طور پر یا ایک غریب کو ہی ساٹھ دن کے کھانے کا راشن دے دینا۔ یا اس کی قیمت ادا کرنا کافی ہے

اگر کھانا کھلانے کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

(بخاری باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شئی....الخ ص ۲۵۹)

اگر کوئی غلطی سے رمضان کا روزہ کھول لے تو کوئی گناہ نہیں لیکن اس روزے کی قضاء ضروری ہے۔ اگر روزہ دار ہونے کی صورت میں عورت کے خاص ایام شروع ہو جائیں یا بچہ پیدا ہو تو روزہ ختم ہو جائیگا بعد میں ان ایام کے روزوں کی قضاء واجب ہے۔

سوال نمبر ۱۲: کن امور سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

جواب: اگر کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علیٰ حالہ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزہ میں واقع نہیں ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "اذا نسی احدکم فاکل او شرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه (بخاری کتاب الصوم)

اگر کوئی شخص بھول کر روزہ میں کھا پی لے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا رہا ہے۔

اگر بلا اختیار حلق میں یا پیٹ میں دھواں گرد غبار مکھی مچھر کلی کرتے وقت چند قطرے پانی چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کان میں پانی جانے یا دوا ڈالنے، بلغم نگلنے، بلا اختیار قے آنے، آنکھ میں دوا ڈالنے، نکسیر پھوٹنے، دانت سے خون جاری ہونے، چیچک کا ٹیکہ لگوانے، مسواک یا برش کرنے، خوشبو سونگھنے،

ناک میں دوا چڑھانے، سر یا داڑھی پر تیل لگانے، بچے یا بیوی کا بوسہ لینے، دن کے وقت سوتے میں احتلام ہو جانے یا سحری کے وقت غسل جنابت نہ کر سکنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ دن کے وقت عورت سرمہ لگا سکتی ہے۔ مرد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لا تکتحل بالنہار و انت صائم واکتحل لیلاً

(مسند دارمی باب الکحل للصائم)

اے عزیز بحالت روزہ دن کو سرمہ نہ لگا البتہ رات کو لگا سکتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''دن کو سرمہ لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے رات کو لگائے۔''

(بدر 7-2-1907)

مزید معلومات کے لئے فقہ احمدیہ کا مطالعہ کیا جائے۔

(مرسلہ: مکرم ظہور احمد خان صاحب جاوید متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

MANUFACTURERS.
EXPORTERS & IMPORTERS
OF
ALL KINDS OF FASHION
LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

PH: 91-33-3440150 FAX: 91-33-344 0150
MOB: 098310 75426 E-mail: janiceximp@usa.net

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of High Quality Leather, Silk & Cotton Garments, Indian Novelties & All Kinds of Indian Products :-

Contact Person :
M. S. Qureshi
Prop.
Ph. : 0091 - 11 - 3282643
Fax : 0091 - 11- 3263992

Postal Address :
4378/4B Ansari Road
Darya Ganj
New Delhi - 110002
India

اے وقت ذرا رُک جا

ڈاکٹر سلطان احمد ہادی ہاری پارگام کشمیر

كُلُّ نَفسٍ ذَآئِقَةُ المَوت ۔ ونَبلُوَكُم بالشَّرِّ والخَيرِ فِتنَةً ۔ وإلَينا تُرجَعُونَ (الانبياء: 36)

ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے اور ہم تمہارے برے اور اچھے حالات سے آزمائش کریں گے اور آخر ہماری طرف ہی تم کو لوٹا کر لایا جائے گا۔

اللہ مغفرت کرے۔ ابھی حال ہی میں میرے چاچا بھری جوانی میں وفات پا گئے۔ ایک ایکسیڈینٹ میں ان کا spinal cord کٹ گیا تھا اور تقریباً نو ماہ اسپتال اور پھر گھر میں بستر مرگ پر موت و حیات کی کشمکش میں گذارے۔ جس طرح اپنی چھوٹی سی عمر سے ہی جوانمردی تک غربت کا مقابلہ کرتے رہے ٹھیک اسی طرح حوصلہ کے ساتھ ایکسیڈنٹ کے بعد موت سے لڑتے رہے اور پھر آخری دنوں میں جیسے ہمت ہی ہار بیٹھے اور دیکھتے دیکھتے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ میں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اب ہر روز گھر سے نکلتے وقت ان کی قبر پر سے گذرتا ہوں۔ یہ زمین ہی تو ہے جو لوگوں کو مرنے کے بعد اپنی گود میں سمالیتی ہے۔ جس طرح ایک ماں سوئے ہوئے بچے کو اپنے آنچل سے ڈھانپ لیتی ہے۔ کیسے لوگ ہیں جو پھر بھی اس زمین پر غلط کام کیا کرتے ہیں۔ ایک طرف جہاں مجھے بے حد تکلیف پہنچی ہے وہاں دوسری طرف میں نے بہت سی باتیں غور سے دیکھیں، سُنیں اور سمجھیں۔ میں نے اس سے پہلے اتنے قریب سے کسی آدمی کو موت سے لڑتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ میں نے اسپتالوں کے ایمرجینسی وارڈوں میں انسانوں کو مردوں اور عورتوں کو تڑپتے ہوئے، کراہتے ہوئے دیکھا۔ جتنا آج تک یقین تھا اس سے کئی گنہ زیادہ کمزور اور بے حقیقت ایک انسان کو پایا۔ میں نے دیکھا ہے کہ پانی جب تک چلتا رہتا ہے تب تک اس میں زندگی ہوتی ہے۔ جب ایک ہی جگہ رُک جاتا ہے تو گل سڑ جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ درختوں کے ہرے بھرے پتوں پر جب خزاں کا تھوڑا سا رنگ لگ جائے تو دیکھتے دیکھتے ہر سو زردی ہی زردی پھیل جاتی ہے۔ اور پت جھڑ میں پھر کچھ وقت نہیں لگتا۔ میں نے ایکسیڈینٹ کے دن ہی اپنے چاچا کے چہرے پر موت کے رنگ کے آثار دیکھے اور جب ان کے مردہ جسم کو دیکھا تو سمجھ لیا کہ زندگی کی یہ رنگینیاں صرف آنکھوں کا دھوکہ ہی تو ہیں۔

میرے چاچا کو جینے کی بے حد تمنا تھی۔ بستر مرگ پر بھی پُر امید اور کھلی آنکھوں سے زندگی کے خواب دیکھتے تھے اور جب مر گئے تو اپنی آنکھیں یونہی کھلی چھوڑ دیں اور خوابوں سے بہت آگے نکل گئے۔ شاید زندگی کو اس قدر بے وفا پا کر حیرت سے آنکھیں کھلی رہیں!! یا یہ دیکھنے کے لئے کہ میرے بعد اس دنیا میں میرے اہل وعیال کا کیا ہوگا!! ہر مرنے والے کی طرح میرے چاچا نے بھی اپنی موت سے پہلے کئی بار یہ تمنا کی ہوگی کہ کاش! یہ وقت تھم جائے اور بے رحم موت دور، بہت دور نظر آئے۔ مگر وقت کی یہ دھار کبھی رکی ہے کیا؟ کسی کے مرنے سے کیا زمانے کی گردش رک جاتی ہے؟ سورج اور چاند نہیں نکلتے؟ رات اور دن نہیں ہوتے؟ وہ عزیز و اقارب جن پر انسان اپنے جیتے جی سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اور ان کی تکلیف پر بے حد روتا ہے کیا پھر وہ انہیں تنہا نہیں

چھوڑ دیتا؟ جیتے جی ہر کسی کو لگتا ہے کہ جیسے اسی کے دم سے ہی یہ کاروانِ زندگی رواں دواں ہے اور

میرے بعد اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

اسی بھرم میں یہ زمین بہت سے لوگوں، امیروں، غریبوں، اور بڑے بڑے سورماؤں کو نگل گئی۔ اور پھر میں نے ماتمی مجلسوں میں زوردار قہقہے سنے ہیں!! دنیا کی یہ ریت ہی رہی ہے کہ مرنے والے کو بخاری شریف کی اس حدیث کا الٹ کرتے ہوئے سنا ہے جس میں یہ تلقین کی گئی ہے کہ مرنے کے بعد کسی شخص کی برائیاں کبھی بیان نہیں کرنی چاہئیے کیوں کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں اس کی نیکی بیان کرنے میں یہ فائدہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے دعا کی تحریک پیدا ہوگی۔

میرے دوستو! رحم، حیاء اور سلیقہ زمانہ کی آنکھوں میں باقی نہ رہا۔ دنیا میں ہر روز ہزاروں لوگ مختلف طریقوں سے مرتے اور مارے جاتے ہیں۔ جب موت سرعام رقص کرنا شروع کردے، انسانی لاشوں کے ڈھیر جب ہر روز دیکھنے کو ملیں تو انسان اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے دوسروں کا خیال کئے بنا خودغرضی پر اتر آتا ہے۔ بغض، حسد اور لالچ حد سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان پتھر دل بن جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے تئیں حیاء، ہمدردی اور ایثار کا جذبہ جاتا رہتا ہے اور انسان احساس کمتری میں مبتلاء ہو کر جوڑ توڑ میں لگا رہتا ہے۔ اور سارے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں انسان کی آبادی سے کئی گنہ زیادہ چرند پرند موجود ہیں۔ جب ان کے مرنے کا وقت آتا ہے تو وہ چھپی ہوئی جگہوں پر جا کر مرجاتے ہیں۔ شاذونادر ہی آپ مردہ چرند پرند کو دیکھ پائیں گے۔ ہر حال میں وہ موت کو چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں تبھی تو وہ خودغرض نہیں کہلاتے۔ وہ جیو اور جینے دو کے اصول پر کاربند ہیں۔ شیکسپیر نے کہا ہے کہ ''انسان نے خود کو حالات کا غلام بنا دیا وہ حالات کو اپنا غلام نہیں بنا سکا۔ انسان روتا ہوُا پیدا ہوتا ہے شکایتیں کرتے ہوئے جیتا ہے اور اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ناکام ہوتا ہے۔'' میرے بھائیو اور میری بہنو! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زندگی کی حقیقت کو سمجھیں اس سے پہلے کہ ٹھوکر مار کر ہمیں خاک کی نذر کردے ہمیں اس کو طلاق دیدینی چاہئیے۔ یعنی موت کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئیے۔ یہ سچ ہے کہ زندگی خوبصورت چیز ہے۔ جب تک یہ موقع دے اس کو اچھی طرح جینا چاہئے لیکن زندگی میں خوب جینے اور خوب پہننے کی چاہ بہت رُلا کر رکھ دیتی ہے۔ اس لئے زندگی میں ہمیشہ میانہ روی اختیار کرنا چاہئیے۔ زندگی کے روزمرہ کے لین دین میں توکل، زندہ دلی اور دریادلی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں سکھ بانٹنے سے بڑھتا ہے اور دکھ بانٹنے سے گھٹتا ہے۔ یہ بات گانٹھ باندھ لیں کہ اگر اس دنیا میں ہم دولت کھودیں گے تو سمجھو ہم نے کچھ نہیں کھویا۔ صحت کھودیں تو کچھ ضرور کھودیا اور اگر اخلاق کھودیا تو سمجھ لیں کہ سب کچھ کھودیا۔ اس لئے اس زندگی کو ڈھنگ سے جینا چاہئیے۔ کہتے ہیں کہ جو لوگ اپنی غلطیوں پر نظر رکھتے ہیں وہی زندہ لوگ ہیں۔ صرف مردہ لوگ ہی دوسروں کی غلطیوں پر نظر رکھتے ہیں۔ جو شخص یرقان کی بیماری میں مبتلا ہو اسے سب کچھ پیلا ہی پیلا نظر آئے گا۔ اگر آپ نیک نیت ہوں تو سب کچھ اچھا ہی اچھا نظر آئے گا۔ بدنیت اور تنگ نظر ہوں تو زندگی کی راہیں تنگ پڑ جائیں گی۔ اور پھر انسان کو لگتا ہے جیسے اس کی آرزوئیں اس کے جذبات واحساسات ایک بوجھ ہیں۔ نتیجہ زندگی کی اس ڈگر پر قدم بھاری بھاری محسوس ہوتے ہیں۔ Rudyard Kipling کی اس بات پر غور کریں۔

"Two men looked out of the bars
One saw mud, other saw a star."

یعنی دو اشخاص نے کھڑکی سے باہر دیکھا ایک کو کیچڑ نظر آیا تو دوسرے نے ستارہ دیکھا۔

نیک انسان نیکی کریگا اور نیکی ہی نیکی دیکھے گا۔ بد انسان بدی کرے گا اور خراب ہی خراب دیکھے گا۔ اپنے دل و دماغ کو ہمیشہ مثبت سوچ سے متور رکھیں۔ منفی سوچ سے کوسوں دور رہیں۔ اور سقراط کی اس بات پر عمل کیا کریں:

''آئینہ ہر روز دیکھا کرو۔ اگر صورت خراب دکھائی دے تو برے کام ترک کردو تا کہ وہ برائیاں تمہارے اندر جمع ہونے نہ پائیں۔ جو انسان کی صورت اور سیرت دونوں کو برا بنا دیتی ہے۔ تصویر تو اپنے مصور کی عظمت کا آئینہ ہوتی ہے۔ اور سوچو کہ اس خوبصورت ترین کائنات کا خالق کتنا عظیم ہوگا۔''

ہر کسی کو مخلوق خدا کے ساتھ معاملہ صاف ستھرا رکھنا چاہئیے سچ مچ دنیا میں شیر اور بھیڑیے کو مارنے کے لئے گولی کی طاقت چاہئے مگر کسی بھی انسان کو زیر کرنے کے لئے حسن سلوک کی ہلکی سی پھوار کافی ہے۔ امیر خسرو نے کہا ہے:

''نرمی اور انکساری کا سہارا لیکر چلو ورنہ ٹھوکر کھاؤ گے۔ جو جھوٹ ہو نرمی سے بھی اس سے نہ کہو۔ محبت اور نرمی دوسرے کے دل جیتنے کے لئے مؤثر ترین ہتھیار ہیں۔ بردباری اور نرمی انسان کی سیرت کو آراستہ کرتے ہیں۔''

تو قارئین! اکیلے ہم اس دنیا میں آگئے۔ اور اکیلے خالی ہاتھ یہاں سے چلے جائیں گے۔ صرف اپنا اعمال نامہ ہی ہمارے ساتھ ہوگا۔ اور یہاں دنیا میں وہ باتیں یاد کی جائیں گی۔ جو ہماری ذات سے وابستہ رہی ہوں۔ اگر زندگی میں ہم نے تمام لوگوں کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کیا ہو تو لوگ ہماری موت کے بعد دیر تک ہمیں یاد کیا کریں گے۔ اور انکی دعائیں ہمیں لگتی رہیں گی۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد ہمیں یہ کہنا پڑے کہ اے اللہ! ہمیں دنیا میں واپس لوٹا دے تا کہ ہم مناسب حال عمل کریں۔ اور زندگی کو ڈھنگ سے جی لیں۔ لیکن یہ پھر ناممکن بات ہوگی۔ گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ نا کسی کے کہنے سے یہ وقت پیچھے مڑ جائے گا اور نہ ہی کسی کی درد بھری پکار سے یہ وقت رک جائے گا۔

انتخاب زوجین کے بارہ میں ضروری ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

''جیسا کہ بیوی کے انتخاب کرنے میں خطرناک غلطیاں ہوتی ہیں ایسا ہی شوہر کے انتخاب میں بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اور نیک اور صالح بیوی کسی خبیث انسان کے حوالے ہو کر تباہ ہو جاتی ہے۔ ایک احمدی خاتون کی شادی اس کے والدین نے غیر احمدی کے ہاں کردی۔ اب اس کے خط آتے ہیں کہ اس کا خاوند دین سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ اگر اسے وہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے پالے تو غصہ سے قرآن مجید چھین کر ایک طرف پھینک دیتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تم یہ جادو کیا پڑھ رہی ہو اور کئی دفعہ وہ اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس جاتا ہے اور اس کا منہ اِدھر اُدھر پھیر کر نماز تڑوا دیتا ہے۔ یہ اور اس سے بدتر حال ان صالح خواتین کا ہے جن کی شادی بُرے مردوں سے ہو جاتی ہے۔ اگر یہی صالح عورتیں صالح مردوں کی بیویاں ہوتیں تو وہ الٰہی منشاء جو اس قانونِ بقاء نسل سے تھا اچھی طرح پورا ہوتا اور انسان اس بار امانت سے حتی الوسع سبکدوش ہو جاتا۔ مگر لوگ اس امر میں جلد بازی کرتے ہیں اور ان کا مقصد ظاہری حسن اور طبیعت کی ادنیٰ خواہش کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ٹھوکریں کھاتے ہیں اور بدقسمتی کی موت مرتے ہیں۔'' (خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۷۰)

(مرسلہ شاہدہ حامد قادیان)

حجر اسود اور معجزہ شق القمر کی حقیقت

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب فاضل لاہور

(اکتوبر 1964ء کے 'الفرقان' میں شائع زیر نظر تحقیقی مقالہ قارئین کے ازدیادِ معلومات کے لئے شکریہ کے ساتھ دوبارہ پیش کیا جارہا ہے۔ادارہ)

قرآن حکیم نے رمی شہب کا عظیم الشان فلسفہ یہ بیان کیا ہے کہ یہ آسمانی نظارہ شیاطین کی ہلاکت کا ایک نشان ہے۔قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی انقلابات کائنات عالم میں جہاں مادی اثرات ڈالتے ہیں وہاں ان سے روحانی اثرات اور تغیرات بھیم ترتب ہوتے ہیں۔سائنس صرف مادی اثرات سے بحث کرتی ہے۔روحانی انقلابات کی نشان دہی ایک آسمانی کتاب ہی کرسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' میں قرآن حکیم کے فلسفہ رمی شہب پر سیر حاصل بحث کی ہے۔آپ نے بتایا کہ غیر معمولی سقوط شہب کا نظارہ کسی روحانی انقلاب کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ عظیم الشان مامورین کی بعثت کے وقت ایسے نظارے عام طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔جس طرح آسمانی بجلی جراثیم کی ہلاکت کا باعث ہے اسی طرح شہاب ثاقب کا غیر معمولی انتشار شیاطین کی ہلاکت کا نشان ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایک خاص رمی شہب کا ذکر قرآن کریم میں مَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا (سورۃ جن) کے الفاظ میں موجود ہے۔ہرقل نے بھی شہب ثاقبہ کے اس غیر معمولی انتشار کو شہنشاہ عرب کی بعثت کا آسمانی نشان سمجھا تھا۔

شق القمر کا معجزہ بھی چاند کی سطح پر کسی آسمانی جرم کے گرنے کا نتیجہ ہے اس حادثہ عظیمہ کی تاریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے وابستہ کردی گئیں۔اور اس طرح آپ کی انگلی اٹھنے پر شق قمر کا معجزہ بن گیا جس کا نظارہ ان لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے تھے پردۂ کشف یا روحانی ٹیلی ویژن پر دیکھا۔

رمی شہب کے قرآنی فلسفہ کے پیش نظر حجر اسود اور معجزہ شق القمر کی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

حجر اسود کی حقیقت

علامہ سراج الدین ابن الوردی نے اپنی کتاب خریدۃ العجائب وفریدۃ الغرائب میں حضرت ابن عباس کی ایک روایت درج کی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا ہبوط ہوا۔تو اس وقت آسمان سے ایک پتھر گرا۔حضرت آدم علیہ السلام نے اسے اٹھا کر کعبۃ اللہ میں ضم کر لیا۔پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اس گھر کا حج کیا۔

اس حدیث سے یہ امر ظاہر ہے کہ حجر اسود شہب ثاقبہ کا ایک ٹکڑا تھا جو کہ آدم علیہ السلام کے وقت میں زمین پر نازل ہوا تھا۔ہبوط آدم کے موقعہ پر جب بظاہر ذریت ابلیس فتح کے نقارے بجا رہی تھی۔سقوط شہب کے ذریعہ شیاطین کی ہلاکت کا آسمانی نظارہ دکھایا گیا۔اس رمی شہب کا ایک ٹکڑا زمین پر گرا۔کالے رنگ کا یہ وہ پتھر ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے اوّلین گھر کے لئے کونے کا پتھر بنایا گیا۔یہ پتھر شیاطین کا سر توڑنے کے لئے ایک واضح نشان تھا۔اور

ایک بدیہی علامت۔ زبورِ داؤد اور بشارتِ انجیل میں لکھا ہے جو اس کونے کے پتھر پر گریگا وہ چکنا چور ہو جائیگا اور جس پر وہ گریگا اسے بھی وہ نیست و نابود کر دے گا۔ خدائی منشاء کے مطابق آسمان سے گرنے والا شہاب کعبۃ اللہ کی دیوار میں محفوظ کر لیا گیا۔ اب رہتی دنیا تک شیاطین کی ہلاکت کی یہ ایک علامت اور نشان (Symbol) بنا رہے گا۔

مصر کے علمائے آثار قدیمہ نے بھی حجر اسود کے ملاحظہ کے بعد یہی رائے دی ہے کہ یہ شہاب ثاقبہ کا ایک ٹکڑا ہے۔

حجر اسود کو ہم والہانہ رنگ میں اظہار تعشق کے لئے بوسہ کیوں دیتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ پتھر ابلیس کے اولین حملہ کا توڑ ہے آدم کے ذریعے جو روحانی انقلاب پیدا ہوا۔ اس کی علامت ہے اور اس بیت العتیق کے کونے میں نصب ہے جو کہ دنیا میں ہدایت و رشد کی بنیاد اور منبع ہے یوں سمجھئے کہ روحانی محل کے کونے کا پتھر حجر اسود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شعائر اللہ میں داخل کر کے اس کو نسل انسانی کے لئے محترم بنا دیا اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ صدیاں بیت گئیں۔ انبیاء اولیاء اور صلحاء اسے بوسے دیتے چلے آئے۔ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر اس پتھر کو بوسہ دیتے ہیں یوں تو معشوق حقیقی کے گھر کا ہر کنکر ہمیں پیارا ہے۔ لیکن حجر اسود چونکہ اس روحانی محل کی اساس ہے جس میں ساری نسل انسانی نے جمع ہونا تھا۔ اس لئے ان گھڑے پتھر سے ہمیں والہانہ پیار ہے اس پیار کی وجہ یہ ہے کہ اس پر انبیاء، اولیاء اور صلحاء کے بوسوں کے نشان ہیں۔ یہ پیار آدم سے لے کر نوع انسان میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہا۔ تا آنکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پتھر کو بوسہ دے کر اسے ہمیشہ کے لئے محترم بنا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بیت اللہ خدا کا گھر ہے اور حجر اسود اس کے آستانہ کا پتھر ہے...حج کرنے والے اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔'' (چشمہ معرفت ص ۹۲)

شق القمر کی حقیقت:

اب شق القمر کے خارق عادت واقعہ پر غور کیجئے۔ حضرت آدم سے نبوت کا جو دور شروع ہوا وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ پر آ کر اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد نبوت محمدیہ کا دور ہے جو کہ تا قیامت ممتد ہے جس کے ساتھ عظیم الشان روحانی انقلابات وابستہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ایک قیامت تھی۔ صور پھونکا گیا۔ صدیوں کے مردے زندہ ہو گئے۔ پرانی دنیا کی صف لپیٹ دی گئی۔ نئی دنیا اور نیا آسمان تخلیق ہوا۔ عرب کا روحانی انقلاب جس سرعت اور شان سے عالم پر محیط ہوا دنیا آج تک محو حیرت ہے اور مؤرخین عالم انگشت بدندان۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر جہاں غیر معمولی سقوط شہب کا بظاہر آسمان پر دیکھا گیا۔ ہرقل بھی اس غیر معمولی نظارہ کو دیکھ کر سوچ میں ڈوب گیا۔ عرب بھی ڈر گئے کہنے لگے کہ شاید آسمان کے لوگوں میں تہلکہ پڑ گیا ہے۔ وہاں رمی شہب کے نتیجہ میں کسی آسمانی جرم کے گرنے کے باعث شق القمر بھی ہوا۔ یہ نشان بھی حجر اسود کی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر روحانی انقلاب کا پیش خیمہ تھا۔ بخاری شریف میں ابن مالک سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمیں نشان دکھائیں تو آپ نے ان کو انشقاق قمر کا نشان دکھایا۔ (کتاب المناقب)

اسی نشان کی طرف قرآن حکیم نے اِن پرشوکت الفاظ میں توجہ دلائی۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر (۵۴/۱) قیامت یعنی انقلاب روحانی کی ساعت قریب ہے کیونکہ چاند میں انشقاق ہوا ہے جس کا نظارہ لوگوں نے دیکھا

اور کافروں نے اسے سحر تعبیر کیا۔

شق القمر کی حقیقت کیا ہے؟ میں اپنے ذوق کے مطابق یوں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ساعت کی خبر دی گئی۔ جب چاند میں کسی آسمانی جرم کے ٹکرانے کے نتیجہ میں ایک بہت بڑا انشقاق ہونے والا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انگشت مبارک اٹھانے کا حکم ہوا، آپ کی الٰہی طاقت سے بھری ہوئی انگلی کا اٹھنا تھا کہ آسمانی کنٹرول کا ایک سوچ آن ہو گیا۔ چاند کی سطح پر ایک مہیب آسمانی جرم آ گرا جس کے نتیجہ میں ایک بہت بڑا انشقاق پیدا ہوا جس کے ساتھ غیر معمولی دخان کے باعث ایک قسم کا چاند گہن بھی ہو گیا۔ یہ انشقاق کشفی نظر میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیکھا اور آپ کے اردگرد جو لوگ کھڑے تھے۔ انہوں نے بھی کشفی پردہ یا روحانی ٹیلی ویژن پر اس نظارہ کا مشاہدہ کیا۔ ہندوستان و دیگر ممالک کے بعض بزرگ اس کشف میں شریک ہو گئے۔

یہ عظیم الشان دھماکہ نشان تھا اس امر کا کہ شیاطین کی ہلاکت کا وقت آن پہنچا ہے۔ کفر کی صف لپیٹی جانے کو ہے روحانی قیامت برپا ہونے والی ہے کیونکہ قرآن حکیم نے ہمیں بتایا کہ آسمانی شہب کے گرنے کا شیاطین کی ہلاکت اور انقلابات روحانی سے گہرا تعلق ہے۔ گویا غیر معمولی رمی شہب کے ذریعہ شیطان بلندی سے گرا دیا جاتا ہے۔ اور زمین ملائکۃ اللہ کی نیک تحریکات کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔

آج سے چودہ سو سال قبل مکہ معظمہ میں نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی یہ وحی اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ صور اسرافیل کی آواز تھی۔ جس کے بعد صدیوں کے مردے زندہ ہو گئے۔ عرب میں ایک انقلاب آ گیا۔ اب یہ انقلاب ساری دنیا میں پھیلنے کو ہے۔ وہ پھیلتا گیا۔ پھیلتا گیا۔ یہاں تک کہ مشرق و مغرب خدا کے نور سے معمور ہو گئے۔ اللّٰھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام معجزہ شق القمر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی طاقت سے ظہور میں آیا تھا... وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی۔ وقوع میں آ گیا۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۶)

پھر شہاب ثاقبہ کا قرآنی فلسفہ یوں بیان فرماتے ہیں:

''بتوسط... جبرائیل علیہ السلام آخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی ظاہر ہوا کہ ملائک کے اس فعل رمی شہب سے علت غائی رجم شیاطین ہے۔''

اسی مضمون میں دوسری جگہ فرمایا:

''وحی قرآن نے ہم پر یہ عقدہ کھول دیا کہ اسقاط شہب سے ملائکہ کی غرض رجم شیاطین ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۱۳۰۔۱۲۶ حاشیہ)

شق القمر اور سائنس:

گذشتہ ۳۵۰ سال میں گلیلیو کی دوربین سے لیکر سوانچ اور پھر دوسوانچ دہانے کی دیوہیکل دوربینوں سے جب چاند کو دیکھا گیا۔ تو پتہ لگا کہ چاند کی سطح پر سینکڑوں میل چوڑی اور گہری غاریں ہیں جن کے دہانے پیالہ نما ہیں۔ پھر سینکڑوں میل لمبی دراڑیں اور شگاف ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ماضی میں چاند کی سطح پر عظیم الشان انشقاق پیدا ہوئے۔

چاند کے دہانوں یعنی Craters کے متعلق دو نظریے قبول عام کا درجہ رکھتے ہیں۔ بعض علماء تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خاموش آتش فشاں پہاڑ ہیں جو کہ منہ کھولے کھڑے ہیں۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ چاند میں ہوائی غلاف رہتا ہے اس لئے شہاب ثاقب یا

آسمانی اجرام کے گرنے کی وجہ سے چاند کی سطح شق ہوگئی پیالہ نما دہانوں والی گہری اور کشادہ غاریں اور دراڑیں پیدا ہوگئیں۔ اب عام طور پر یہ مان لیا گیا ہے کہ شہاب ثاقب کی بمباری کے نتیجہ میں چاند کی سطح پر دہانوں والے غار پیدا ہوگئے۔

دوربین کی مدد سے چاند کی سطح کا انشقاق مندرجہ ذیل صورتوں میں ہمیں دکھائی دیتا ہے۔

پیالہ نما دہانے:

ہیئت دان ان دہانوں کو Craters کہتے ہیں۔ یہ بلند و بالا دیواروں والے غار ہیں۔ بڑے بڑے دہانے دو سو سے اوپر ہیں۔ نیوٹن جو کہ جنوبی پول کے قریب ایک دہانہ ہے۔ ۲۹ ہزار فٹ گہرا ہے اس میں کوہ ہمالیہ کی بلندترین چوٹی بڑی حد تک سما جائے گی۔ کوپرنیکس ۱۷ ہزار فٹ گہرا ہے۔ بعض کا ۱۸۰ میل کا محیط ہے۔ ان دہانوں کے قرب و جوار اور وسط سے روشنی کی لہریں پھوٹتی ہیں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض پرانے دہانے کسی زلزلہ یا شہاب ثاقبہ کی بوچھاڑ کے نتیجہ میں غائب ہوگئے اور بعض جگہ نئے دہانے پیدا ہوگئے لیکن یہ صورت بہت شاذ ہے۔ ایک مثال اس قسم کی ملتی ہے۔

گہرے شگاف: چاند کی سطح پر گہرے شگاف یا دراڑیں بھی نظر آتی ہیں۔ جیسے کوئی چیز ٹوٹ کر پھر مل جائے تو اس میں بال آجاتا ہے۔ اسی طرح چاند کی سطح پر شگاف نظر آتے ہیں جن کو ہیئت دان Cracks یا Clefts کہتے ہیں۔ بعض شگاف ۱۵۰۰ فٹ گہرے ہیں اور سینکڑوں میل تک ممتد ہیں۔ پیٹرک مور کہتے ہیں۔

But there can be no doubt that most of the clefts are true cracks in the lunar surface.

اس میں کوئی کلام نہیں کہ بہت سی دراڑیں یا شگاف جو کہ چاند کی سطح پر نظر آتے ہیں اس کے حقیقی انشقاق ہیں۔

دہانوں کی زنجیر:

چاند کی سطح پر ایک جگہ ایک لمبی زنجیر کی شکل میں ایک شگاف نظر آتا ہے۔ یہ دراصل ایسے دہانے ہیں۔ جن کے حلقے زنجیر کی صورت میں ایک دوسرے میں پیوست ہیں۔ ان صورتوں کے علاوہ تیز کناروں والے سوراخ اور گڑھے بے حد و حساب ہیں۔

اس مشاہدہ سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ چاند کی سطح آسمانی گولہ باری کی وجہ سے نہایت درجہ کٹی پھٹی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ ماضی میں چاند پر عظیم دھماکے ہوئے جن سے اس کا سینہ فگار ہوگیا۔ پیٹرک مور لکھتے ہیں:۔

Truely, the moon has a troubled history.

حقیقتاً چاند کی تاریخ مہیب اور خوفناک حادثات سے پر ہے۔

حال ہی میں امریکی راکٹ رینجرز ہفتم چاند میں اتر گیا۔ اترنے سے قبل ٹیلی ویژن کے کیمروں نے جو قریب کے فوٹو دو لاکھ چالیس ہزار میل کی مسافت سے زمین پر بھیجے ان سے اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ چاند کے بعض مہیب دہانے یا غار کسی آسمانی جرم کے ٹکرانے کے باعث پیدا ہوئے۔ ان غاروں کے دہانوں میں ان چٹانوں کا سایہ بھی نظر آ گیا جو کہ اوپر سے گریں اور چاند کی سطح میں پھنس کر رہ گئیں۔ اور ان کے منتشر ٹکڑوں نے بکثرت سوراخ پیدا کردئے۔

چاند میں ایک مہیب غار کا نام اس کے جغرافیہ میں کوپرنیکس رکھا گیا۔ اسی علاقہ کے قرب و جوار میں امریکی راکٹ نے پرواز کی اور ۱۳۰۰ میل سے لے کر ایک ہزار فٹ کے فاصلہ سے چاند کے فوٹو زمین پر اس نے بھیجے۔ ان تصاویر سے اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ کسی آسمانی جرم نے چاند کے اس علاقہ کو شق کر دیا

ہے۔

مشہور امریکی رسالہ ٹائم کی ایک اشاعت میں چاند کی تصاویر کے ساتھ ابتدائی تحقیق کی تفاصیل شائع ہوئی ہیں۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوپرنیکس کا وسیع وعریض غار اور اس علاقہ میں دوسرے سوراخ کسی شہاب ثاقب کے ٹکرانے کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔

ٹائم کے مضمون میں ایک عالم فلکیات نے تصاویر کو دیکھ کر جو نتائج اخذ کئے وہ درج ذیل ہیں۔

''تصاویر میں چاند کی سطح پر گڑھوں کا ایک مجموعہ ایسا نظر آتا ہے۔جن کے کنارے اتنے تیز نہیں ہیں۔ جتنے دوسرے مہتابی دہانوں کے ہوتے ہیں جیسے ہی رینجرز ہفتم چاند کے قریب ہوتا گیا۔سوراخوں کا یہ گچھا بھی اپنے حجم میں بڑھتا اور پھیلتا گیا۔اور ان میں سے ایک سوراخ ایسا بھی تھا جس کے کنارہ پر سیاہ رنگ کے نقطے نظر آرہے تھے۔اس سے پیشتر چاند کی سطح پر ایسا نظارہ کبھی دیکھا نہ گیا تھا۔اب خیال یہ ہے کہ یہ سوراخوں کا گچھا ایک مہیب شہاب ثاقب کے گرنے کی وجہ سے پیدا ہوا۔جب وہ چاند کی سطح پر گرا۔تو اس نے وہ عظیم غار پیدا کیا جس کا نام ایک سائنسدان کے نام پر کوپرنیکس رکھا گیا ہے جس کے اردگرد کا علاقہ کرنوں کی وجہ سے منور نظر آتا ہے آج تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ تنویر ایسے مادے کی وجہ سے ہے جس سے روشنی کی لہریں منعکس ہوتی ہیں۔ ہیئت دان کہتے تھے کہ یہ ایک قسم کا غبار ہے۔لیکن اب پتہ لگا ہے کہ یہ تنویر دراصل ان بہت بڑی تعداد میں پھیلی ہوئی مہیب چٹانوں کی ہے۔ جو کہ شہاب ثاقب کے گرنے کے نتیجہ میں جو سوراخ پیدا ہوئے ان میں سے ایک میں سیاہ رنگ کے جو نشان نظر آتے ہیں وہ دراصل ایک تین سوفٹ نوکدار چٹان کا سایہ ہے۔جو چاند کی سطح پر گر کر اس میں پھنس کر رہ گئی۔اور آج تک اسی حالت میں ہے۔''

(رسالہ ٹائم 1964ء)

اس انکشاف سے ظاہر ہے کہ چاند کی سطح پر کسی زمانہ میں ایک عظیم دھماکہ ہو چکا ہے۔جس کی وجہ سے چاند کا ایک حصہ یعنی کوپرنیکس کا علاقہ شق ہو گیا۔ دوسرے دہانے بھی اسی طرح پیدا ہوئے۔پھر جگہ جگہ سینکڑوں میل لمبی دراڑیں ہیں۔جن سے پتہ لگتا ہے کہ ماضی میں چاند میں عظیم الشان انشقاق ہوئے ہیں۔ سائنسدان یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی عظیم انشقاق ہوتا ہے تو اس کے ساتھ چاند کی سطح دخان کے باعث نہایت درجہ غبار آلود ہو جاتی ہے۔وہ یہ مانتے ہیں کہ آج سے لاکھوں کروڑوں سال قبل یہ انشقاق ہوئے ہیں لیکن قرآن حکیم کا دعویٰ ہے کہ ایک عظیم الشان انشقاق جو کہ الساعۃ کا نشان تھا۔زمانہ تاریخ میں بھی ہوا ہے یعنی آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل چاند میں ایک مہیب دھماکہ ہوا جس کے ساتھ نصف چاند گہنا گیا۔یوں چاند دو ٹکڑے نظر آنے لگا اور اصل انشقاق بھی بعض لوگوں کو معجزانہ رنگ میں نظر آیا۔مقامِ غور ہے کہ آج سے ۱۳۵۰ سال قبل جب دوربین ایجاد نہیں ہوئی تھی۔قرآن حکیم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ چاند کی سطح میں انشقاق ہوا۔ دوربین کی ایجاد پر اور اب رینجرز ہفتم کے ذریعہ انسان نے خود مشاہدہ کر لیا کہ ماضی میں چاند کی سطح پر آسمانی اجرام کے گرنے کی وجہ سے عظیم انشقاق ہو چکے ہیں۔ جگہ جگہ دراڑیں اور شگاف موجود ہیں اور ان کے اردگرد کا علاقہ سوراخوں سے اٹا پڑا ہے۔ جس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ چاند کی سطح شق ہوئی ہے۔

یہ مشاہدہ بتا رہا ہے کہ قرآن حکیم کا دعویٰ بہر حال سچا ہے کہ ایک انشقاق زمانہ تاریخ میں بھی ہوا ہے جس کے ساتھ چاند گہنا گیا۔اور وہ دو ٹکڑے نظر آنے لگا۔ چاند کی سطح پر شہاب ثاقب کے گرنے کا نظارہ دوربین کی ایجاد کے بعد سائنس دان کئی دفعہ کر

چکے ہیں۔ چاند کے مہیب گہراؤ اور غاریں کب پیدا ہوئیں ان کے متعلق ان کے انداز لاکھوں کروڑوں سال کے ہیں لیکن وہ زمانہ بھی قریب ہے۔ جب چاند کی سطح پر انسان اتر جائے گا اور وہ چاند کے دھماکوں کی عمر کا اندازہ کر سکے گا۔ اس وقت نزول قرآن کے زمانے میں جو انشقاق ہوا۔ وہ ایک حقیقت ثابتہ بن کر انسان کے سامنے آجائیگا۔

سائنسدانوں کے لئے اب شق القمر کے معجزہ کو سمجھنا کوئی مشکل اور بعید از قیاس امر نہیں انہوں نے خود مشاہدہ کر لیا۔ کہ چاند کا سینہ فگار ہے اور یہ سب کچھ آسمانی اجرام کے ٹکرانے کا نتیجہ ہے آج جس طرح ٹیلی ویژن کے پردہ پر چاند کے انشقاق نمایاں ہوگئے اسی طرح آج سے ۱۳۵۰ سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیک شفی قوت نے اور الٰہی طاقت سے بھری ہوئی انگلی کے اشارہ نے اس انشقاق کو نمایاں کر دیا۔ جو کہ آسمانی جرم کے ٹکرانے کے باعث چاند میں پیدا ہوا۔ یہ نظارہ لوگوں کو اس کے صحیح وقت پر قریب کر کے دکھا دیا گیا۔ اور پھر اس دھماکہ کے نتیجہ میں دخان کے باعث جو ایک خاص قسم کا چاند گہن ہوا۔ وہ سب لوگوں نے دیکھا۔ کافروں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج چاند پر جادو کر دیا ہے۔

ہیئت دان یہ کہتے ہیں کہ چاند پر جن دھماکوں کے نتیجہ میں عظیم دہانوں والے غار پیدا ہوئے۔ ان کی وجہ سے سطح کو دھواں دھار ہو جانا چاہئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ زمانہ نبوی میں شق القمر کے نتیجہ میں چاند گہن بھی ہوا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقیقی گہن نہیں تھا بلکہ انشقاق کی وجہ سے دخانی کیفیت کے باعث نصف چاند تاریک ہو گیا تھا۔ گویا چاند کے دو ٹکڑے بادی النظر میں دکھائی دینے لگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقت شق القمر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اقتربت الساعۃ وانشق القمر نزدیک آ گئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے روز ازل سے حکیم مطلق نے ایک خاصہ مخفی چاند میں رکھا ہوا تھا کہ ایک ساعت مقررہ پر اس کا انشقاق ہوگا... سو کیا عمدہ اور پر حکمت اور فلسفیانہ اشارہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے آیت مندرجہ بالا میں فرما کر کہ چاند کے پھٹنے کی جو ساعت مقررہ اور مقدر تھی وہ نزدیک آ گئی اور چاند پھٹ گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے آگے فرماتا ہے وکذبو واتبعوآ اھوائھم وکل امر مستقر یعنی کفار نے چاند پھٹنے کو سحر پر حمل کیا۔ اور تکذیب کی مگر یہ سحر نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ان امور یعنی قوانین قدرتیہ میں سے ہے جو اپنے وقتوں میں قرار پکڑنیوالے ہیں۔''

(سرمہ چشمہ آریہ)

دوسری جگہ فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی قیامت نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا اور جب یہ لوگ خدا کا کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک پکا جادو ہے اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر ظہور میں نہ آیا ہوتا تو ان کا حق تھا کہ وہ کہتے کہ ہم نے تو کوئی نشان نہیں دیکھا اور نہ اس کو جادو کہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر ظہور میں آیا تھا۔ جس کا نام شق القمر رکھا گیا۔

بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایک عجیب قسم کا خسوف تھا جس کی قرآن شریف نے پہلے خبر دی تھی... اس صورت میں شق کا لفظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا کیونکہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے گویا وہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے (یہ) ایک استعارہ ہے۔''

(چشمہ معرفت ص ۲۲۳)

تقویم ہجری شمسی کا اجراء۔(11)

ماہ نبوت بمقابل نومبر

اعتماد: کتابچہ شان خاتم النبیین

از: منصورہ الہ دین صاحبہ حیدر آباد

قارئین کرام! نبوت وہ آئینہ ہے جس میں خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ اس لحاظ سے سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ صاف و شفاف آئینہ ہیں جس میں خدا کی ذات و صفات کا پورا وجود نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔ نومبر 610ء میں آپؐ کو خلعتِ نبوت سے سرفراز فرمایا گیا۔ اس مناسبت سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ماہ نومبر کا نام ہجری شمسی تقویم میں نبوت تجویز فرمایا۔

نبوت اور رسالت ہی ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ پر حق الیقین کی ضامن ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے شروع دنیا سے ہی اپنی حقیقی پہچان کے لئے نبوت و رسالت کا ذریعہ اختیار فرمایا ہے۔ تا کہ انسان کا ایمان صرف نظری نہ رہے بلکہ تجرباتی ایمان بن جائے۔ اور انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے زندگی کی منزل مقصود کو حاصل کر سکے۔ اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع فرمایا۔ ان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کو شریعت دے کر بھیجا اور ان کا سلسلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک قائم رکھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا اور ان کی نسل میں سلسلہ نبوت قائم کرنے کا وعدہ فرمایا۔

چنانچہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ خدا کے مقدس گھر کعبۃ اللہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مل کر کی۔ اور اس وقت نہایت ہی گریہ وزاری سے خدا کے حضور دعائیں بھی کیں۔ ان دعاؤں میں ایک یہ بھی دعا تھی کہ ''اے ہمارے رب ہماری یہ بھی التجاء ہے کہ تو انہی میں سے ایک ایسا عظیم رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب اور حکمت والا ہے''

اس میں اس عظیم نبی اور رسول کے ظہور کے لئے دعا مانگی گئی ہے۔ جس کا ملک عرب، بالخصوص مکہ مکرمہ میں ظاہر ہونا مقدر تھا۔ اور جس کا ذکر تورات اور دیگر الٰہی نوشتوں میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مکہ میں ظہور اسی دعا کا نتیجہ تھا۔ قارئین کرام! دعائے حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کے مطابق وہ عظیم الشان رسول وہ آفتابِ رسالت جس نے فاران کی پہاڑیوں سے جلوہ گر ہونا تھا اس کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اگست ۵۷۰ء اصحاب فیل کے واقعہ کے پچپن روز بعد دوشنبہ کے دن حضرت آمنہ کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ پیدائش ہونے پر آمنہ نے بچے کے دادا عبد المطلب کو اطلاع دی۔ جو سنتے ہی خوشی کے جوش میں وہاں آئے اور بچے کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر بیت اللہ شریف میں لے گئے اور وہاں جا کر خدا کا شکر ادا کیا اور بچے کا نام محمدؐ رکھا۔ جس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا اور پھر اسے واپس لا کر اس کی ماں کے سپرد کر دیا۔

آپ کے والد محترم تو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ چھ سال بعد آپؐ کی والدہ محترمہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ والدہ کی وفات کے بعد آپؐ کی پرورش اور نگرانی آپ کے دادا عبد المطلب نے اپنے ذمہ لی۔ مگر دو ہی سال گزرے تھے کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور آٹھ برس کی عمر میں آپؐ اپنے چچا ابو طالب کی کفالت میں آ گئے۔

آپ بچپن میں ہی اعلیٰ درجہ کے باحیا اور بردبار تھے۔ زیادہ کھیل کود آپ کی عادت نہ تھی۔ ابو طالب نے آپ کا ذکر کرتے ہوئے

حضرت عباس سے کہا میں نے کبھی آپ میں جھوٹ ہنسی مذاق اور جہالت کو نہیں دیکھا۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ آپ کا سینہ بچپن ہی سے ہر قسم کی آلائش سے پاک کر دیا گیا تھا۔ اور وہ کشفی نظارہ جس میں فرشتے آپ کے سینے کو دھوتے ہوئے دکھائے گئے اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے تھا کہ آپ کا قلب ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہے۔ بت پرستی سے تو آپ کو بچپن سے ہی نفرت تھی۔

۲۵ سال کی عمر میں آپ کی شادی قبیلہ بنو اسد کی ایک نہایت شریف بیوہ اور مالدار خاتون حضرت خدیجہؓ سے ہوگئی۔ حضرت خدیجہؓ کی عمر اس وقت چالیس سال تھی۔

قارئین کرام! آپ اپنی صحیح فطرت کی وجہ سے عرب سوسائٹی کی گندی رسوم سے مجتنب رہے۔ لیکن عربوں کی ضلالت، گمراہی اور بت پرستی کو دیکھ کر آپ کا دل ہمیشہ کڑھتا تھا اور آپ کے اندر ایک جوش تھا کہ کسی طرح یہ مخلوق خدا ان گندی رسوم سے نکل کر راہ ہدایت پر آجائے۔ جب آپ کی عمر چالیس کے قریب پہنچ گئی تو ان ایام میں آپ کی توجہ دن رات اللہ تعالیٰ کی طلب اور اس کی یاد میں رہتی تھی۔ مکہ کے قریب ایک پہاڑ ہے جسے حراء کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس میں ایک غار تھی جس کو غار حراء کہتے ہیں۔ ان ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ وہاں تشریف لے جاتے اور یادِ خدا میں مشغول رہتے اور اپنے دردِ دل کا اظہار کرتے۔

چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ خلوت کی طرف زیادہ مائل ہو گئے۔ ان ایام میں آپ کو سچے خواب کثرت سے آتے تھے۔ اور رؤیائے صالحہ ہی نبوت کی ابتدائی سیڑھی ہے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت آتی ہے کہ ''سب سے پہلے جو وحی سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر شروع ہوئی تو وہ رؤیا صالحہ کے طور پر تھی جو آپ نیند میں دیکھتے تھے۔ ہر ایک رؤیا جو آپ دیکھتے تھے وہ صبح کی سفیدی کی طرح صاف اور بین طور پر پوری ہوتی تھی۔ اور آپ کو خلوت اور تنہائی میں رہنا محبوب ہوا۔ پس آپ غارِ حراء میں جاتے اور اس میں کئی کئی رات عبادت کرتے۔ پھر گھر آتے اور اپنے ساتھ کچھ زاد لے جاتے۔ جب وہ ختم ہو جاتا تو پھر واپس آکر خدیجہؓ سے اتنا ہی زاد لے جاتے۔ آپ اسی حالت میں تھے کہ آپ کے پاس حق آ گیا اس حال میں کہ آپ غارِ حراء میں تھے۔

چنانچہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ تھا اور اس کے آخری عشرہ کے دن تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول غار حراء کے اندر عبادتِ الٰہی میں مصروف تھے کہ آپ کے سامنے ایک غیر مانوس ہستی نمودار ہوئی۔ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ اس ربانی رسول نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اِقرأ یعنی پڑھ۔ آپ نے فرمایا۔ ما انا بقاری میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔ تب حضرت جبرائیل نے اپنے سینہ سے لگا کر آپ کو خوب دبایا اور پھر وہی الفاظ دہرائے اور وہی جواب پایا۔ پھر اسی طرح دبایا اور وہی جواب پایا غرض تیسری بار حضرت جبرائیل نے نہایت زور سے آپ کو دبایا گویا اپنی انتہائی کوشش سے اس معانقہ کے ساتھ آپ کو دبایا۔ گویا اپنی انتہائی کوشش سے اس معانقہ کے ساتھ آپ کے دل پر اثر ڈالا اور پھر چھوڑ کر کہا۔ ترجمہ یعنی ''اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم اور عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا۔''

قارئین کرام! ان آیات میں ایک طرف بتایا کہ بیشک آپ پڑھنا تو نہیں جانتے مگر اپنے رب کے نام کی استعانت سے پڑھئے۔ جو کام آپ نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ کی مدد اسے آسان کر دے گی۔ اور دوسری طرف آپ کی علوِ شان اور آپ کے ذریعہ جو علوم پھیلنے والے تھے ان کا ذکر کیا۔

یہ پہلا دن تھا جو نبوت کا بارگراں آپ پر ڈالا گیا۔ اور بتایا گیا کہ وہ راستہ جس کی آپ تلاش میں تھے بالآخر آپ پر کھول دیا گیا۔ مگر ساتھ ہی

یہ بھی کھول دیا گیا کہ یہ سب بوجھ آپ کو اٹھانا پڑیگا۔

انسان بڑا ہی کمزور ہے۔ معمولی اور چھوٹی سی ذمہ داری بھی اس پر ڈالی جائے تو وہ کانپ اٹھتا ہے۔ اصلاحِ عالم کا کام بڑا ہی اہم تھا۔ اس لئے جب آپ کے ساتھ غار حراء میں یہ واقعہ پیش آیا تو عظیم الشان ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے جو آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی۔ آپ کانپ اٹھے اور کانپتے کانپتے گھر پہنچے۔ آپ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوگئے تھے۔ اس لئے گھر پہنچتے ہی اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ سے فرمایا مجھ پر کپڑا ڈال دو۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ نے آپ پر کپڑا ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دل کا کانپنا جاتا رہا تو آپ نے حضرت خدیجہؓ سے اس سارے واقعہ کا ذکر کیا اور آخر میں فرمایا مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہوگیا ہے۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے آپ کو نہایت ہی عمدہ رنگ میں تسکین دی اور کہا۔ نہیں! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا!! بلکہ آپ خوش ہوں۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کریگا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں اور لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ یعنی بیکسوں اور غریبوں کے مددگار ہیں۔ وہ نیکیاں اور اخلاق جو دنیا سے معدوم ہو چکے ہیں آپ ان کو زندہ کرتے ہیں۔ آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی باتوں میں لوگوں کے مددگار بنتے ہیں اور جو شخص اس قدر خوبیاں رکھتا ہو وہ ضائع نہیں وہ سکتا۔

قارئین کرام! حضرت رسول اکرمؐ نے الٰہی ارشاد کے مطابق اپنا تبلیغی کام شروع کیا اور مشرکین مکہ نے آپ کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ تیرہ سال آپ نے مخالفت کی حالت میں مکہ میں گزارے اس کے بعد مدینہ ہجرت کر گئے۔ اور وہاں بھی سالہا سال تک مشرکین مکہ نے بالخصوص آپ کی مخالفت کی۔ یہاں تک کہ ہجرت کے آٹھویں سال آپ دس ہزار قدوسیوں کے ہمراہ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے اور اس مقدس گھر کو جو دنیا کے لئے توحید کا چشمہ تھا بتوں کی آلائش سے پاک وصاف کیا۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمایا تھا اور کئی ایک فضیلتیں عطا فرمائی تھیں۔ حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے انبیاء پر مجھے چھ باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ حقائق و معارف کے جامع کلمات مجھے دیئے گئے۔ رعب سے میری مدد کی گئی میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ میرے لئے ساری زمین پاک وصاف مسجد اور جائے عبادت قرار دی گئی اور مجھے ساری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا۔

اب ہم اپنے مضمون کے پیش نظر حضورﷺ کی بیان کردہ فضیلتوں میں سے آخری دو فضیلتوں کے بارہ میں بھی کچھ عرض کریں گے۔

آپ نے فرمایا مجھے یہ فضیلت حاصل ہے کہ مجھے عالمگیر رسول بنا کر ساری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا۔ چنانچہ آپ سے پہلے ہر نبی خاص قوم کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا۔ لیکن حضرت محمدﷺ کل دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے وہ نور اور ہدایت جو آپ کو دے کر بھیجا گیا کسی ایک قوم کے لئے نہ تھا بلکہ دنیا کی کل قوموں کے لئے تھا۔ یعنی آپ کا ظہور آفتاب عالمتاب کا طلوع ہے۔ جس کی شعاعیں زمین کے ہر کونہ کو منور کر دیتی ہیں۔ اور اس کی روشنی قیامت تک اس عالم کو منور کرتی رہے گی۔ اور یہی کیفیت آپ کی تعلیم کی ہے۔ دوسری فضیلت جو آپ نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں آپ کے اس اعلیٰ وارفع مقام نبوت کو خاتم النبیین کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی آپ سب انبیاء سے افضل اور کامل اور سب کے سرتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین قرار دے کر یہ واضح فرمایا کہ آپ کی ذات میں دو قسم کے کمالات اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کل انبیاء کے متفرق کمالات کے جامع ہیں وہ کمالات جو انبیاء میں متفرق طور پر اور محدود شکل میں پائے جاتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یکجائی طور پر اور کامل

صورت میں نظر آتے ہیں۔ آپ موسیٰ کی جوانمردی، ہارون کی نرمی یوشع کی جرنیلی ایوب کے صبر داؤد کی سپہ گری سلیمان کی شان وشوکت یحییٰ کی سادگی مسیح کی فروتنی وحلیمی سب کو مگر ہر ایک سے بڑھ کر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اگر سلسلہ موسوی کے سرتاج حضرت موسیٰ علیہ السلام مظہر جلال ہیں اور موسوی سلسلہ کے آخری نبی مظہر جمال ہیں۔ تو حضرت محمد صلعم ان دونوں سے بہت بڑھ کر کمال کو لئے ہوئے جامع جلال و جمال ہیں۔ اگر آپؐ وحشیوں اور اخلاق سے عاری قوموں کو متمدن اور با اخلاق بنا سکتے ہیں تو متمدن اور با اخلاق انسانوں کو باخدا بنا سکتے ہیں۔ قارئین کرام! دوسرا عظیم الشان کمال آپ کا یہ ہے کہ آپؐ خود ہی عظیم اور کامل نہیں بلکہ اپنے فیض رسانی میں وہ تاثیر قدسی رکھتے ہیں کہ آپؐ کے مبارک وجود سے قیامت تک عظیم تر روحانی کمالات کا حصول ممکن ہوگیا ہے۔ یعنی ہر دور میں ایسے ایسے عاشقان رسول اور محبان محمد ﷺ پیدا ہوتے رہیں گے جو اس مقدس نبی کے دامن فیض سے وابستہ ہو کر روحانی زندگی پاتے رہیں گے۔ اسی طرح کوئی زمانہ بھی آپؐ کے فیضان سے محروم نہ رہے گا۔ جسمانی اولاد تو ختم ہوسکتی تھی لیکن محمدی چشمہ سے آب حیات پینے والے ہی غلامان محمد کبھی ختم نہ ہوں گے۔ بلکہ ہر دور میں اس بزرگ نبی اور ہادئی برحق ﷺ کی دائمی حیات اور لازوال فیض رسانی کا اعلان کرتے رہیں گے۔ یہ دوطرفہ عظمت اور شوکت میرے آقا محمد ﷺ کا ایک ایسا منفرد اعزاز ہے جس میں کوئی دوسرا نبی آپ کا شریک نہیں۔

سیدنا حضرت محمد ﷺ کے فیضان کا یہ بحر زخار تخلیق کائنات کے وقت سے موجزن ہے۔ ہر دور نے نبی اکرم ﷺ کا فیضان پایا اور ہر زمانہ کے انسانوں نے اس باغ محمدی کے شیریں پھل کھائے۔ آپؐ سے قبل دنیا میں مبعوث ہونے والے انبیاء اس رنگ میں اس فیضان سے مستفیض ہوئے کہ نبی اکرم ﷺ نے گذشتہ تمام انبیاء کی صداقت پر مہر ثبت فرمائی اور ان کے منجانب اللہ ہونے کا اعلان فرمایا۔ گویا آپؐ کی برکت سے گذشتہ انبیاء کی نبوت ثابت ہوئی۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں آپ کے کمالات روحانیہ کا ظہور اس رنگ میں ہوا کہ عرب کے وہ باشندے جو تہذیب وتمدن سے نا آشنا تھے روحانیت سے بے بہرہ تھے اور قرب الٰہی کی لذتوں سے محروم تھے وہ باشندے جو خاک کے ذروں سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے۔ یہی خاک کے ذرے آفتاب نبوت محمدیہ سے فیضیاب ہو کر اور چراغ مصطفوی کی نورانی کرنوں سے منور ہو کر ہمدوش ثریا ہو گئے۔ جاہل عالم بن گئے روحانیت سے بے بہرہ کمال روحانیت کے علم بردار ہو گئے اور قرب الٰہی کی لذت سے نا آشنا لوگ خدانما بن گئے۔

قارئین کرام! خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے آپؐ کے کمالات روحانیہ کا افاضہ آپؐ کی جسمانی زندگی تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اس کا دائرہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور جہاں آپؐ کے فیضان کا دامن تمام زمانوں پر پھیلا ہوا ہے اسی طرح اب کوئی روحانی نعمت اور برکت ایسی نہیں جو آپؐ کی اتباع اور پیروی سے حاصل نہ ہوگی۔ روحانیت کے چار عظیم الشان مراتب ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ چاروں روحانی مراتب یعنی نبوت صدیقیت شہادت اور صالحیت حاصل ہو سکتے ہیں لیکن صرف اس کو جو اللہ تعالیٰ اور ہمارے اس رسول یعنی آنحضرت ﷺ کی اطاعت میں فنائیت کا مقام حاصل کرنے والا ہوگا۔ گویا روحانیت کا ہر مرتبہ آنحضرت ﷺ کی اتباع سے مل سکتا ہے اور روحانیت کا ہر فیضان آپؐ کی غلامی سے وابستہ ہے۔ پس وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل تھا۔ اور کامل نبی تھا اور جس کی ذات قیامت تک فیوض و برکات کا آفتاب اور سرچشمہ ہے وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔

(جاری)

مسکراہٹیں

1. ایک آدمی نے اپنے دودھ دینے والے سے جھلا کر کہا کہ "تم میں اور گائے میں صرف یہ فرق ہے کہ وہ اصلی دودھ دیتی ہے اور تم پانی ملا کر دیتے ہو۔"

دودھ دینے والے نے جواب دیا "ایک فرق اور بھی ہے۔ میں دودھ اُدھار دیتا ہوں وہ اُدھار نہیں دیتی۔"

2. ممبئی کی بس میں کچھ لوگ سفر کر رہے تھے جب کنڈیکٹر ٹکٹ دینے آیا تو ایک صاحب نے پیسے نکالتے ہوئے کہا... محمد علی

دوسرے نے کہا... سینٹ جوسف

ایک عورت بولی... مہالکشمی

پچھلی سیٹ پر ایک ایسے صاحب بیٹھے ہوئے تھے جو ممبئی میں نئے نئے آئے تھے۔ جب کنڈیکٹر اُن کے پاس آیا تو وہ بولے میرا نام حامد علی ہے۔

3. بہت دیر تک دکان کے چکر لگانے کے بعد بھی جب گاہک نے کچھ نہ لیا تو دکاندار نے پوچھا: "آخر آپ کو کیا چاہئے؟"

"موقعہ!" گاہک نے کہا۔

4. ایک شخص گھبرایا ہوا پولیس اسٹیشن آیا اور تھانے دار سے بولا "مجھے گرفتار کر لیجئے۔ میں نے اپنی بیوی کے سر پر لاٹھی ماری ہے۔"

تھانے دار نے پوچھا۔ "...مر گئی؟"

خاوند نے جواب دیا "... نہیں، بلکہ وہ لاٹھی لئے میرے پیچھے آرہی ہے۔"

5. پہلا قیدی: یہاں تم سے کوئی ملنے نہیں آتا۔ کیا تمہارا کوئی رشتہ دار نہیں ہے؟

دوسرا قیدی: ہیں تو بہت مگر...... سارے یہیں جیل میں ہیں۔

6. ڈاکٹر (مریض سے): آپ روزانہ پانچ میل پیدل چلا کریں۔ ٹھیک ہو جائیں گے اور بچے کے لئے دوا دیتا ہوں مگر سات دن بعد مجھے اپنا اور بچے کا حال بتائیں۔

ساتویں دن ڈاکٹر کو فون ملا کہ میں پہلے سے اچھا ہوں۔ ڈاکٹر نے بچے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا "بچے کے متعلق مجھے نہیں معلوم۔ کیونکہ آپ کے کہنے کے مطابق میں گھر سے پچیس میل دور ہوں۔"

7. چناؤ امیدوار فارم بھر رہا تھا۔

فارم پر لکھا تھا 'کیا تم کبھی گرفتار ہوئے ہو؟'

اس کے سامنے اس نے لکھا... "نہیں"

اس کے بعد والے کالم میں لکھا ہوا تھا...' کیوں؟'

اس نے جواب میں لکھا۔' کیوں کہ کبھی پکڑا ہی نہیں جا سکا۔'

8. ایک دکاندار بولنے والے طوطے کی خوبیاں بتاتے ہوئے بولا "جناب اگر آپ اس کا دایاں پاؤں اٹھائیں گے تو یہ کہے گا "خوش آمدید" اور اگر بایاں پاؤں اٹھائیں گے تو یہ کہے گا "پھر آیئے گا۔"

گاہک: اگر میں اس کے دونوں پاؤں اٹھاؤں؟

"میں گر جاؤں گا... بے وقوف" طوطے نے جواب دیا۔

9. میاں بیوی کسی بات پر جھگڑ رہے تھے۔ جب جھگڑا بہت بڑھ گیا تو میاں نے غصہ کو قابو میں کرتے ہوئے کہا: "اب ایک لفظ نہ بولنا۔ ورنہ میرے اندر کا جانور جاگ جائے گا۔"

بیوی نے کہا: "تمہارے اندر جو جانور بیٹھا ہے اُسے جاگنے دو بھلا چوہے سے کون ڈرتا ہے۔"

10. مالک (مزدور سے): دوسرے مزدور دو۔ دو تختے اُٹھا کر جا رہے ہیں اور تم ایک ہی لے جا رہے ہو؟

مزدور: جی وہ سب بہت سست ہیں۔ دوسرا پھیرا لگانے سے گھبراتے ہیں۔

11. تین دوست آپس میں گپ شپ کر رہے تھے سوال ہوا کہ کسی دن سو کر اٹھنے پر ہم کو معلوم ہو کہ ہم لکھ پتی بن گئے ہیں تو کیا کریں گے؟

ایک نے کہا: ہم تو سیدھے پیرس جائیں گے اور خوب سیر کریں گے

دوسرے نے کہا: ہم تو کسی منافع بخش کاروبار میں روپے لگائیں گے۔

تیسرا بولا: میں تو پھر سونے کی کوشش کروں گا اور تب تک سوتا رہوں گا جب تک کروڑ پتی نہ بن جاؤں۔

بے کار ھے

☆ بے کار ہے وہ رات جس میں عبادت نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ دل جس میں درد نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ وہ انسان جس میں انسانیت نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ وہ آنکھ جس میں آنسو نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ اولاد جو فرمابردار نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ شخص جو ہنرمند نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ قوم جس میں اتفاق نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ عدالت جس میں انصاف نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ پردہ جس میں حیاء نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ مال جس میں صدقہ نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ نغمہ جس میں ترنم نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ استقبال جس میں تبسم نہ ہو۔

(مرسلہ: شیخ صباح الدین۔ معلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

رپورٹ یوم آزادی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز جھارکھنڈ میں یوم آزادی کے موقع پر جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جھنڈا لہرانے کا موقعہ ملا۔ مسجد احمدیہ کے سامنے جھنڈا لہرانے کا اہتمام کیا گیا۔ صدر جماعت کے حکم کے مطابق ماسٹر جناب خلیل احمد صاحب نے جھنڈا لہرایا۔ اطفال و ناصرات نے آزادی کے ترانے پڑھے۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر صاحب موصوف نے تقریر کی۔ بعدازاں خاکسار نے بھی حب الوطنی کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی یوم آزادی کی مناسبت سے خدام الاحمدیہ کا ایک والی بال کا میچ بھی رکھا گیا تھا۔ رات ۱۰ بجے تک پروگرام چلتے رہے آخر میں تمام خدام و اطفال پارٹی میں شریک ہوئے۔ اور دعا کے بعد پروگرام کا اختتام ہوا۔

(سیف اللہ خان معلم سلسلہ)

ہفتہ قرآن مجید

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز جھارکھنڈ میں ہفتہ قرآن مجید منانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ہفتہ قرآن مجید کا آغاز مورخہ 01-8-10 کو بروز جمعۃ المبارک شروع ہوا۔ روزانہ بعد نماز مغرب ایک اجلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر مقررین نے جامع تقاریر کیں۔ ان اجلاسات میں بڑی تعداد میں خدام و اطفال شریک ہوتے رہے۔ بعد نماز عصر بچے روزانہ ایک جلوس کی شکل میں گلیوں میں شان قرآن مجید کے ترانے گاتے۔ ان اجلاسات میں مخلصین کی طرف سے شیرینی کا انتظام بھی وقتاً فوقتاً ہوتا رہا۔ اختتامی تقریب میں صدر جماعت نے احباب کو نصیحت کرتے ہوئے بار بار قرآن مجید پڑھنے کی تلقین کی اور آخر میں دعا کے بعد ہفتہ قرآن مجید کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے سینے قرآن کی روشنی سے منور کر سکیں۔

سیف اللہ خان معلم سلسلہ موسیٰ بنی مائینز

> ارشاد نبوی ﷺ
>
> الصلوٰۃ معراج المؤمنین
>
> نماز مؤمنوں کی ترقی کا ذریعہ ہے۔

جزیرہ کوارتی لکشدیپ میں تربیتی اجلاس

29-8-01 بروز بدھ یہاں کے احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم مولوی سی۔جی جمال الدین صاحب مبلغ سلسلہ کے زیر صدارت

ماہانہ تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔اور خاکسار سی جی عبدالقیوم کی تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ٹھیک 7:30 کو اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔مکرم کے انیس صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔تقریر میں مکرم صدر اجلاس صاحب نے تربیتی اجلاسات کا مقصد بتایا۔ بعدہ مکرم مولوی ہدایت اللہ صاحب ثقافی نے اپنی تقریر میں اصلاح نفس کے لئے نماز تہجد کی اہمیت پر زور دیا۔اور احادیث و ملفوظات کے حوالہ سے یہ بتایا کہ روحانی بلندی حاصل کرنے کے لئے تہجد کی کیا اہمیت ہے۔ اختتامی تقریر میں مکرم سی جی جمال الدین صاحب نے جلسہ سالانہ جرمنی 2001 کے دوسرے دن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کے حوالہ سے بعض واقعات لوگوں کو سنائے۔اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

(مکرم سی۔جی۔عبدالقیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ جزیرہ کوارتی)

Love for All, Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA - 673631
☎ : 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

ہومیو پیتھک دواؤں کو محفوظ رکھنے کا طریقہ

ہومیو پیتھک دوائیں لمبے عرصہ تک خراب نہیں ہوتیں۔سو سال سے بھی زائد مدت تک پڑی رہیں تو پھر بھی اثر دکھاتی ہیں۔انہیں ٹھنڈی خشک جگہوں پر رکھنا چاہئے۔شیشوں کے ڈھکنے اچھی طرح سے بند ہوں۔درجہ حرارت بڑھنے سے عموماً دوا خراب نہیں ہوتی لیکن اگر دوا ٹنکچر کی صورت میں ہو اور شیشی کے ڈھکنے کو احتیاط سے بند نہ کیا گیا ہو تو درجہ حرارت بڑھنے سے دوا سوکھ جاتی ہے۔اگر شیشی بالکل خشک ہو جائے تو تازہ دوا بنانی چاہئے لیکن ایک قطرہ بھی موجود ہو تو اسے دوبارہ محلول ڈالکر بھر سکتے ہیں۔اس طرح دوا کی پوٹینسی ایک درجہ زیادہ ہو جائے گی۔یعنی 30 سے 31 یا 200 سے 201 لیکن عموماً اس کے اثر میں کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

ہومیو پیتھی دواؤں کے بارہ میں یہ احتیاط لازی ہے کہ انہیں براہ راست دھوپ میں نہ رکھا جائے کیونکہ سورج کی شعاعوں سے ان دواؤں کا اثر زائل ہوجاتا ہے۔اگر دوا کی خالی شیشیاں دوبارہ استعمال میں لانی ہوں تو انہیں پانی میں ابال کر کپڑے سے خشک کر کے دھوپ میں رکھ دیں تا پہلی دوا کے تمام اثرات مٹ جائیں۔

سب دواؤں کو الگ الگ شیشیوں میں رکھنا چاہئے۔ہاں بوقت ضرورت انہیں ملایا بھی جاسکتا ہے لیکن مستقل ملا کر نہیں رکھنی چاہئیں اگرچہ بعض دواؤں کے نسخے بنا کر رکھنے سے اثر کلیتاً زائل تو نہیں ہوتا لیکن وہ دوائیں جو ایک دوسرے کے اثر کو زائل کر دیں اور آپس میں ہم مزاج نہ ہوں انہیں الگ الگ رکھنا ضروری ہے۔ضرورت کے مطابق تازہ مکسچر بنایا جائے تو بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ مکسچر بنا کر رکھا جائے۔

دوا کو تیز خوشبو کے اثرات سے بچا کر رکھنا چاہئے خصوصاً کافور کی خوشبو تو اکثر ہومیو پیتھی ادویہ کے اثر کو زائل کر دیتی ہے۔اگر فضا میں کوئی خوشبو رچی ہو تو وہ عموماً دوا پر اثر انداز نہیں ہوتی لیکن یہ احتیاط ضروری ہے کہ فوری طور کسی خوشبو کا سپرے نہ کیا گیا ہو۔

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل جلد اوّل صفحہ I تا XXI)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

☆ مکرم خالد سلیمان صاحب بن مکرم راجہ سلیمان خان صاحب آف چک ایمر یچھ کا نکاح مکرم مولوی شیخ طارق احمد صاحب معلم وقف جدید نے پڑھا۔

مورخہ ۵ مئی ۲۰۰۱ء کو بارات چک سے اندورہ روانہ ہوئی جہاں پر رخسانہ پروین بنت مکرم سمیع اللہ خان صاحب کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔

اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین مشکوٰۃ سے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ جمیل احمد صادق
معلم سلسلہ شوشک وانئڈ پنجاب)

معلومات میں اضافہ

۱) دنیا کی سب سے بڑی فوج چین میں ہے۔
۲) انسان چوبیس گھنٹے میں ۲۱ ہزار سانس لیتا ہے۔
۳) امریکہ کا کنگارو ریٹ جانور زندگی بھر پانی نہیں پیتا۔
۴) دریائی گھوڑے کا وزن دو ٹن ہوتا ہے۔
۶) دنیا میں ۲۶ ملک ایسے ہیں جن میں ساحل سمندر نہیں ہے۔
۷) خرگوش ضرورت پڑنے پر دس فٹ چھلانگ لگا سکتا ہے۔

مرسلہ: الطاف حسین ناصر۔ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
(بحوالہ ہند سماچار 18 فروری 2001ء)

انتخاب

اگر تم زندگی گذارنا چاہتے ہو تو اپنے ساتھی کے انتخاب میں خوبصورت چہرے کو مدنظر مت رکھو بلکہ کوشش کرو کہ تمہارا انتخاب ایسا ہو جو خوبصورت دل کا مالک ہو کیونکہ چہرے تو فریب دے سکتے ہیں مگر خوبصورت دل کی دلکشی میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ اس میں خلوص بھرتا جاتا ہے۔

انسان

انسان کو خار کی طرح نہیں ہونا چاہئے جو بلا امتیاز ہر ایک کو زخمی کرتا ہے بلکہ گلاب کے پھول کی مانند ہونا چاہئے جو ان ہاتھوں کو بھی خوشبو سے مہکا دیتا ہے جو اس کو مسل دیتے ہیں۔ اس کی وفاداری تو دیکھو کہ ٹہنی سے جدا ہوتے ہی مرجھا جاتا ہے!!!

(مرسلہ: مکرم رفیق احمد صاحب عاجز)

مبارک صد مبارک

اے بادِ صبا کچھ تو نے سُنا مہمان جو آنے والے ہیں
کلیاں نہ بچھانا راہوں میں ہم آنکھیں بچھانے والے ہیں

21 ویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ پر مرکز احمدیت قادیان میں جمع ہونے والے عشاق دین مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں دلی مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا اس مقدس بستی میں آنا مبارک فرمائے۔

مبارک صد مبارک

دفتر خدام الاحمدیہ بھارت اور اس کے تمام ذیلی شعبہ جات مشکوٰۃ، راہ ایمان، مخزن علم، اور کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے مبارک صد مبارک۔

ارشاد نبوی ﷺ

المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده (بخاری)

حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

پچھتاوا

ضیاء رانی ساگری

(۱)

مجھے محسوس یہ ہوتا ہے کئی ہفتوں سے
میرا بچہ میرا بیٹا، میرا دل کا ٹکڑہ
جو اسکول میں پڑھتا ہے ابھی
جو ابھی کمسن ہے، نادان ہے، نابالغ ہے،
خود کو چالاک اور دانشور سمجھتا ہے اب
ظاہراً لگتا ہے ہر علم میں ماہر ہے وہ
اس کا انداز بتاتا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ
خود کو وہ قید میں محسوس کیا کرتا ہے

(۲)

کل اچانک کسی بات پہ اس نے ماں کو
یہ کہا ''آپ میری بات سمجھتی نہیں کیوں آخر؟''
ماں خاموش رہی، ہنس کر کہا پھر اس نے
کل تلک جب تجھے بولنا نہ آتا تھا
میں تیری بات بن بولے سمجھ لیتی تھی
آخر کیا وجہ ہے جو آج تو بولے بھی تو
میرے بھیجے میں تیری بات نہیں آتی ہے؟
میں مسکرایا اور خاموش رہا

(۳)

آج پھر کل کی طرح مجھے اس نے
معمولی بات پر سخت سست کہا
میرے اندر اچانک کوئی شیشہ ٹوٹا
اس کی اس بات اس انداز نے سکتے میں مجھے
دو جگوں پہلے کی دنیا میں ڈھکیلا ایسا
جب کسی ایسے ہی موقعہ وہ منحوس گھڑی
اپنے ابا کو کڑی بات کہی تھی میں نے
اس کے اندر بھی کوئی کانچ شاید ٹوٹا تھا
پہلے خاموش تھے وہ، پھر یہ دعا دی تھی مجھے
میرے اللہ! تو اس کو بھی کبھی باپ بنا
اس کی بگیا میں کوئی پھول کھلا
اس کو بھی بیٹا ہووے
اس کے دل میں بھی تو بیٹے کی محبت دیدے
تاکہ محسوس ہوا اولاد کی نعمت کیا ہے

(۴)

آج میرے لال کے برتاؤ سے
دل میں اک درد اٹھا، ہوک اٹھی، ٹھیس اٹھی
چہرہ ابا کا میری آنکھوں کے آگے آیا
دل میں احساس اٹھا ساتھ میں پچھتاوا بھی
کاش ابا..... میرے ابا مرحوم
صرف ایک چھن کے لئے، ایک لمحے کے لئے
زندہ ہوکر اگر آجائیں تو
ان کے پیروں پہ گروں، اپنا سر قدموں میں دیکے اُن سے
دو جگوں پہلے کی غلطی کی میں معافی مانگوں
یہ کہوں آپ کو میری قسم، آپ کے پوتے کی قسم
آپ للہ مجھے معاف کریں
کوئی سمجھائے خدارا کہ یہ ممکن ہے کبھی؟

مرسلہ: محترم محمد فیروز الدین انور صاحب کولکتہ
(بشکریہ روزنامہ اخبار مشرق 18 اپریل 2001ء)

ارشاد نبوی ﷺ

الدعاء مخ العبادة

دعا ہی عبادت کا مغز ہے۔

مرسلہ سعید الدین حامد

بقیہ اداریہ بیک وقت ان جلسوں کی کاروائی سے مستفید و مستفیض ہوتے ہیں۔ جلسہ کے ایمان افروز مناظر سے لطف انداز ہوتے ہیں۔ اپنے ایمان اور عقائد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ایک عالمی اخوت اور برادری میں منسلک ہونے کا شرف ان کا ملتا ہے۔ اسلامی تعلیم کیفوقیت اور قرآن مجید کے بےنظیر دستور العمل ہونے کا ثبوت ان کو ملتا ہے۔

اس سال ماہ اگست میں جرمنی میں منعقدہ جلسہ سالانہ کی تمام کاروائی ہم کو گھر بیٹھے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جس میں 60 ملکوں کے 300 سے زائد اقوام سے تعلق رکھنے والے 48,600 افراد نے بلاواسطہ شرکت کی سعادت پائی اور دنیا بھر میں Satellite کے ذریعہ لکوکھا افراد مستفید ہوئے۔ اور 8,10,06,721 افراد عالمی بیعت میں شمولیت کی سعادت پائی۔ یورپ کے جرمنی جیسے ملک میں اتنا بڑا اسلامی اجتماع خصوصیت کے ساتھ قابل التفات ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیات کا پیش خیمہ ہے۔ بعض اور تنظیموں کی طرف سے بھی ان ممالک میں جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ پر شرکاء کی تعداد چند سو سے زائد نہیں ہوتی۔

''آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار''

ہمارے ملک بھارت میں جس کثرت کے ساتھ جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اسی نسبت سے شرکاء جلسہ کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ جہاں گذشتہ سال 21000 سے زائد نومبائعین کو جلسہ میں شریک ہونے اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے کا موقعہ ملا تھا وہاں امسال کم وبیش 40,000 نومبائعین کو یہ سعادت ملنے کی توقع ہے۔ اس موقعہ پر حکومت ہند کے تئیں ہر احمدی کا دل شکر و امتنان کے جذبہ سے سرشار ہے جس نے نامساعد عالمی حالات کی بناء پر جہاں دیگر جلسوں اور اجتماعات پر پابندی عائد کر رہی ہے جماعت احمدیہ کو حسب معمول جلسہ کے انعقاد کی اجازت دے دی۔ دراصل یہ جماعت احمدیہ کی وسیع عالمی برادری، امن پسندی، مذہبی رواداری اور خدمت انسانیت کا آئینہ دار ہے۔ ہمیں باوثوق ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جماعت احمدیہ کو اپنے جلسہ کے انعقاد کی اجازت دئے جانے پر بعض افراد کی طرف سے احتجاج کئے جانے کے باوجود حکومت نے دلیرانہ قدم اٹھایا۔ اسی طرح بیرون ہند سے بھی بعض مہمانوں کو جلسہ میں شرکت کی حکومت کی طرف سے اجازت دے دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام محسنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

قادیان کی مقدس بستی جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لئے ہمہ تن تیار رہتی ہے۔ کیا خدام، کیا انصار؛ کیا لجنہ کیا ناصرات سب کے سب اپنے روز مرّہ کے کاموں اور مصروفیات کو خیرباد کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے انتظامیہ کی طرف سے عائد کردہ ڈیوٹیوں کی بجا آوری میں مصروف رہتے ہیں۔ نظام جماعت کی طرف سے بھی اور احباب جماعت انفرادی طور پر بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق جلسہ کی تیاریاں کرتے ہیں۔ جلسہ کے احترام کے پیش نظر قلیل گذارہ پانے والے بھی اپنی گھریلو ضروریات کو پس پشت ڈال کر بھی ان اغراض کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ گھروں کو رنگ وروغن سے سجاتے ہیں، اپنے گھروں گلی کوچوں کی پہلے سے بڑھ کر صفائی کرتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں کے مختلف شعبہ جات بھی باقاعدہ منصوبہ بند طریق پر وقار عمل و دیگر کاموں میں منظم طریق پر حصہ لیتے ہیں۔

تقسیم کار کے اصولوں پر ڈیوٹیوں کی تقسیم جلسہ سالانہ کو دیگر جلسوں و دنیاوی تقاریب سے بالکل ممتاز کر دیتی ہے۔ مختلف شعبہ جات کے قیام کے ذریعہ ناظمین و معاونین پر مشتمل ایک حیرت انگیز نظام جاری کر دیا گیا ہے۔ ایام جلسہ سے بہت پہلے سے ہی ڈیوٹیاں شروع ہو جاتی ہیں اور معائنہ کارکنان کی خصوصی تقریب کے ساتھ ڈیوٹیوں کے آغاز کا رسمی طور پر اعلان کیا جاتا ہے۔ اور یہ تقریب

کسی ترقیافتہ ممالک کے تربیت یافتہ فوجی نظام سے کم نہیں ہوتی۔تمام کارکنان قطاروں میں صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں اورحضورانور کی طرف سے مقرر شدہ نمائندہ ان کارکنان کا معائنہ کرتے ہیں اورضروری ہدایات دیتے ہیں پھر دعا کے ساتھ کام کے آغاز کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس قدر ہم آہنگی کے ساتھ ایک خودکار مشین کے کل پرزوں کی طرح سب کے سب ایک رو میں بہہ رہے ہوتے ہیں۔" کلٌ فی فلکٍ یسبحون" کانظارہ نظر آرہاہوتا ہے۔کوئی ٹکراؤنہیں!کوئی تضادنہیں!کوئی ذاتی رقابت نہیں!کوئی تلمّع اور بناوٹ نہیں!جس طرح اجرام سماوی میں تمام افلاک کے منظم اور مرصع رکھنے ہیں Pover of Gravity(قوّت کشش)اپنااثر کررہی ہوتی ہے اسی طرح قلوب مؤمنین میں موجزن جذبہ خدمت و ایثار،نظام جماعت سے وفاداری اورمحبت کے نتیجہ میں خلیفہ وقت کے ذریعہ قائم کردہ نظام جماعت کی ہر رنگ میں اطاعت کی جاتی ہے۔ کسی قسم کے دنیاوی فوائد کا خیال تک نہیں آتاہرایک دل میں ایک ہی جذبہ کارفرماہوتا ہے کہ مسیح وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مقدس بستی میں جمع ہونے والے عشاق دین متین کوآرام ملے۔جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات کا خوش اسلوبی سے انجام پانے سے ایسامحسوس ہوتا ہے کہ خدا کے فرشتے آسمان سے اترکرتمام کام آپ سنبھالے ہوئے ہوتے ہیں۔دن رات مختلف خدمات میں مصروف رضاکاروں کوکسی قسم کی تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا۔جلسہ کے دنوں میں معمول سے کم سوتے ہیں اورمعمول سے کم آرام کرتے ہیں۔نہ کھانے کی پرواہ نہ آرام کا خیال!ایک ہی مقصد کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے مہمانوں کوآرام ملے۔یہ ایک ایسانظام ہے کہ دنیا کے پردہ پرکوئی اس کی نظیرنہیں مل سکتی۔یہ سب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کی تعلیم وتربیت کا ہی نتیجہ ہے۔ **گلشن احمد** میں جھنڈ کے جھنڈ آنے والے ان طیوز ابراہیمی کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ ااوران کی نغمہ سرائی سے دائمی بہار کی کیفیت پیداہوتی ہے اوران درختوں اور پودوں میں بھی نئی سرسبزی اور شادابی نظر آنے لگتی ہے جوخزاں کی دست برد سے پژمردہ ہوچکے ہوتے ہیں اوران ایام میں شرکاء جلسہ کے لئے ضیافت کا بہترین انتظام کیا جاتا ہے۔جس سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا یہ شعر ازسرنو ہمارے ذہنوں میں متحضر ہوتا ہے

لُفاظاتُ المَوائدِ کانَ اُکُلی
فصِرتِ الیومِ مطعامِ الاَھا

"یعنی دسترخوان کے بچے ہوئے ٹکڑے میرا کھانا ہوا کرتا تھا
لیکن آج میرے دسترخوان سے قوموں کی قومیں فیضیاب ہورہی ہیں"

شرکاء جلسہ کی روحانی ضیافت کا بھی بہترین انتظام کیا جاتا ہے۔ علمائے کرام کی تقاریر،درسوں،مجالس سوال و جواب کے علاوہ،سب سے بڑھ کروہ مبارک کلمات جوجلسہ کی مناسبت سے سیدنا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ سیٹلائٹ لندن سے نشر کی جاتی ہیں ان شرکاء کے دلوں میں ایک عجیب روحانی تغیر اورتبدیلی ایک تپش روحانی پیدا کرتی ہیں اورایک نئے روحانی جوش کے ساتھ،قرب ومحبت الٰہی کے لازوال چاشنی لئے ہوئے وہ اپنے وطن کوواپس جاتے ہیں۔

چونکہ ہزارہا کی تعداد میں آنے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے جماعتی انتظام کافی نہیں ہوتا وہاں اہالیان قادیان ہرقسم کی ذاتی سہولیات کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے گھروں کازیادہ تر حصہ مہمانوں کے لئے خالی کردیتے ہیں اورخودچھوٹے سے ایک کمرہ میں سمٹ کررہ جاتے ہیں۔اور سفرمیں نہ ہوتے ہوئے بھی سفرجیسی حالتیں اپنے اوپروارد کرلیتے ہیں۔ کسی دنیاوی مفاد کا خیال تک نہیں ہوتا۔اقرباء واغیار میں کوئی فرق سمجھا

نہیں جاتا۔ دل میں یہی کیفیت ہوتی ہے کہ ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم عالمی اخوت کی مضبوط لڑی میں منسلک ہیں۔ اسی طرح وہ غیر مسلم احباب بھی دعاؤں کے مستحق ہیں جو اختلاف مذہب و عقائد کے باوجاد احمدیوں کے حسن سلوک اور فراخ دلانہ رویّہ سے متأثر ہوکر جلسہ کے مہمانوں کے لئے اپنے گھروں میں بھی جگہ مہیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گھروں کو ابدالآباد تک قائم و دائم رکھے جہاں پر خدا کے مہمانوں کی خدمت خالصة لوجه الله کی جاتی ہے۔ اور اپنے افضال و برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ہیں۔ آمین

پس کس قدر خوش نصیب ہے وہ مہمان! کہ امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قادیان کی مقدس بستی میں جمع ہیں اور کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ رضا کار جوان خدا کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف ہیں!

پس اے مسیح الزمان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دارالامان میں جمع ہونے والے عشاق دین مصطفیٰ! اور ان کی خدمت میں دن رات مصروف خدام احمدیت! تمہیں مبارک ہو۔ مبارک سو مبارک۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضور نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں اور ہر قسم کی روحانی و دنیاوی برکتوں اور نعمتوں سے متمتع ہوکر جانے والے ہوں۔ تم میں سے ہر ایک صداقت احمدیت کا ایک روشن نشان ہے۔ خدا کرے کہ رشد و ہدایت کے نور سے تمہارے سینہ و دل منوّر ہوں۔ نور مصطفوی آپ کے وجود کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جائے۔ ایک نئی شان کے ساتھ آپ کا وجود ان نوروں کو منعکس کرنے والا ہو۔ تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدلنے والا ہو۔ آمین

''تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترک نام اضطرار''

زین الدین حامد

☆☆☆☆

ارشاد نبوی ﷺ

﴿الصلوة معراج المومنين﴾

''نماز مومنوں کی ترقی کا ذریعہ ہے''

مرسلہ: ناصرالدین حامد

نمایاں کامیابی

☆ مولا کریم کے فضل و کرم سے عزیز مکرم ڈاکٹر اکرام اللہ صاحب ٹاک قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کشمیر کو ریاستی پبلک سروس کمیشن .P.S.C کے امتحانات میں کامیابی پاکر کشمیر ایڈمنسٹریٹو سروس .K.A.S کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ الحمدللہ۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم عزیز کا حامی و ناصر ہوکر آئندہ آنے والی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی صلاحیتیں بخش کر راہنمائی فرماتا رہے۔ آمین

عزیز نے اس سے قبل Veternary Science میں .B.U.S.C کی ڈگری حاصل کرکے نائب صدر جمہوریہ بھارت سے گولڈ میڈل اور اعزاز سند بھی حاصل کی ہے۔

درخواست دعا

☆ جماعت کے ایک عزیز کامران مومن ٹاک امریکہ میں پرائمری کلاسز کے طالب علم ہیں۔ گذشتہ دنوں وطن آئے تھے اور تعلیم الاسلام احمدی اسکول یاری پورہ کے پرنسپل صاحب کو اپنے جیب خرچ سے بچائے ہوئے پانچ صد روپے اسکول لائبریری کے لئے پیش کئے۔ مولا کریم عزیز کو دینی، دنیاوی ترقیات سے نوازتا رہے اور ہر آن حامی و ناصر ہو جس کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر)

تبصرہ کتاب

تفاسیر القرآن کا تحقیقی موازنہ

ظفر اینڈ سنز قادیان کی طرف سے حال ہی میں ایک کتاب ''تفاسیر القرآن کا تحقیقی موازنہ'' کے عنوان سے شائع کی گئی ہے۔ دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ 250 صفحات پر مشتمل یہ کتاب احمدیہ لٹریچر میں اس نوعیت کی پہلی کاوش ہے۔ علوم تفاسیر کے موازنہ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ ایک گرانقدر تحفہ ہے۔

اس کتاب کے مرتب مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ہیں جو متعدد کتب کے مصنف ہیں اور ناظر نشر و اشاعت کے منصب پر فائز ہیں۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے اس کتاب کے لئے بہترین پیش لفظ تحریر فرمایا ہے جس میں اس کی اہمیت و افادیت کو بیان فرمایا ہے۔

اس کتاب میں رائج الوقت آٹھ تفاسیر القرآن کے مقابلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی تفاسیر درج کرتے ہوئے فاضل مرتب نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سرانجام دی جانے والی عظیم الشان خدمات قرآنیہ کا ذکر فرمایا ہے اور اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کرام بآسانی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ علوم و معارف قرآن کا تقابلی جائزہ لے سکتے ہیں۔

اس کتاب کی قیمت 115 روپے رکھی گئی ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''

﴿مرسلہ: کے۔ عصمت رخشندہ، یتاپور﴾

خریداران مشکوٰۃ متوجہ ہوں

رسالہ مشکوٰۃ کا سال رواں یعنی 2001ء ماہ دسمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا خریداران سے درخواست ہے کہ اپنے بقایاجات کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ بعض خریداران ایسی جگہ قیام پذیر ہیں جہاں انسپکٹر مشکوٰۃ کا دورہ نہیں ہوتا۔ ایسے خریداران سے درخواست ہے کہ وہ خود ہی اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر مشکوٰۃ یا بذریعہ ڈرافٹ بنام صدر انجمن احمدیہ ارسال کریں۔

رسالہ مشکوٰۃ تعلیمی، تربیتی، تبلیغی، اور معلوماتی اغراض کے لئے انتہائی مفید رسالہ ہے۔ لہٰذا احباب جماعت زیادہ سے زیادہ اس کے خریدار بنیں۔ اسی طرح اپنے دوستوں اور حلقہ احباب اور زیر تبلیغ افراد کو بھی اس رسالہ کے خریدار بننے کی رغبت دلائیں۔ نیز رسالہ کی مالی و قلمی اعانت کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مینیجر مشکوٰۃ

ہندی زبان میں

''جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات''

نہایت خوشی سے احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ایک کتابچہ جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ نومبائعین اور زیر تبلیغ ہندی دان احباب کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کی رعایتی قیمت صرف پانچ روپے ہے۔ احباب اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خدام الاحمدیہ بھارت سے یہ کتابچہ منگوا سکتے ہیں (مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ذکرِ خیر

محترم سی۔ کنجی عبداللہ صاحب مرحوم

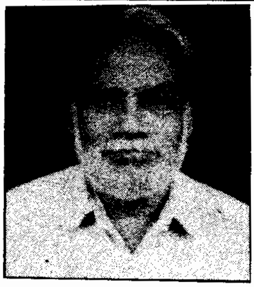

احباب جماعت کو قبل ازیں یہ افسوسناک اطلاع مل چکی ہے کہ جماعت احمدیہ پینگاڈی کے سابق امیر محترم سی۔ کنجی عبداللہ صاحب مورخہ 27 ستمبر 2001ء کو اپنے آبائی قصبہ پینگاڈی میں وفات پا گئے ہیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ایک طویل عرصہ تک بطور صدر جماعت خدمات بجالانے کی آپ کو سعادت عطا ہوئی ۔جب جماعت احمدیہ پینگاڈی میں امارت قائم ہوئی تو سب سے پہلے امیر بھی آپ منتخب ہوئے۔صوبائی کمیٹی کیرلہ کے ممبر تھے۔ایک طویل عرصہ تک آپ صوبائی سیکریٹری مال کے عہدے پر بھی فائز رہے ۔عرصہ شباب میں بھی اور بعد میں بھی آپ نے گرانقدر خدمات انجام دیں۔قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی، زعیم انصار اللہ پینگاڈی، ناظم انصار اللہ صوبہ کیرلہ اور ستیہ دوتن پریس کے مینیجر کے ساتھ ساتھ انگریزی میگزین 'منارت' کی توسیع اشاعت کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد تھی۔

1938ء سے آپ تقریباً ہر سال قادیان تشریف لاتے رہے۔ ربوہ اور لندن بھی جا کر خلفائے کرام سے ملاقات کا آپ کو موقعہ ملتا رہا۔اس طرح تین خلفائے کرام کی زیارت کا آپ کو شرف حاصل ہے۔نہایت نیک صالح دعا گو بزرگ تھے۔جماعت کے تمام فیصلہ جات کی تہہ دل سے آپ اطاعت کرتے اور حتی المقدور عمل کرتے تھے۔خدمت خلق میں آپ کو خاص دلچسپی تھی۔آپ بہت جفاکش اور محنتی تھے۔جماعت احمدیہ پینگاڈی کی بہت سی تعمیری کاموں کی آپ نے نگرانی فرمائی۔

آپ کو تجارت میں خاص مہارت حاصل تھی۔ Royal Agency کے نام سے ایک Book Company آپ نے قائم کی ۔یہ علاقہ میں بہت مشہور اور قابل اعتماد ادارہ سمجھا جاتا ہے جو آپ کی بہترین یادگار ہے۔ محترم ایس۔وی۔قمر الدین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی کی چھوٹی بہن محترمہ ایس۔وی۔نفیسہ صاحبہ آپ کی اہلیہ ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی جلیل حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے برادر نسبتی بننے کی بھی آپ کو سعادت حاصل ہے۔

مکرم ایس۔وی۔محمود احمد صاحب، مکرم ایس۔وی۔صادق احمد صاحب اور مکرم ایس۔وی۔مبارک احمد صاحب آپ کے بیٹے ہیں۔محترمہ کنجی عائشہ صاحبہ، محترمہ زکیہ صاحبہ، مکرمہ رقیہ صاحبہ اور مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ آپ کی بیٹیاں ہیں۔مکرم ای۔مصطفیٰ صاحب، مکرم ای۔ایم۔عارف صاحب، مکرم پی۔پی۔ناظم الدین صاحب اور مکرم ٹی عبدالشکور صاحب آپ کے داماد ہیں۔

آپ نظام وصیت سے منسلک تھے۔آپ کی تدفین آپ کے آبائی گاؤں پینگاڈی میں عمل میں آئی۔اور 29 ستمبر بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

خاکسار کے ساتھ ہمیشہ آپ پدرانہ شفقت فرماتے رہے ہیں۔ قبول حق کے بعد جن لوگوں نے خاکسار کو قادیان بھجوانے میں دلچسپی لی اُن میں ایک آپ تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر مشتمل روحانی خزائن کا گرانقدر تحفہ بھی مرحوم کی طرف سے بطور یادگار خاکسار کے پاس موجود ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ (خاکسار زین الدین حامد)